Postal Reg.No.PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد 54 | شمارہ 3

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

7 ذی الحجہ 1425 ہجری 18 صلح 1384 ہش 18 جنوری 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ جنوری ۲۰۰۵ء (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور پرنور نے کل سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کردیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہوسکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری بدکاری قمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہوسکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کردینے والی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا خداتعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔

غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کردیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہوسکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خداتعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

سمجھنا چاہئے کہ اسلام صرف اتنی بات کا ہی نام نہیں ہے کہ انسان زبانی طور پر درود وظائف اور ذکر اذکار کرتا رہے بلکہ عملی طور پر اپنے آپ کو اس حد تک پہنچانا چاہئے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت شامل حال ہونے لگے اور انعام واکرام وارد ہوں۔ جس قدر انبیاء اولیاء گذرے ہیں ان کی عملی حالتیں نہایت پاک صاف تھیں اور ان کی راستبازی اور دیانتداری اعلیٰ پایہ کی تھی اور یہی نہیں کہ جیسے یہ لوگ احکام الٰہی بجالاتے ہیں اور روزے رکھتے اور زکوتیں ادا کرتے ہیں۔ اور نمازوں میں رکوع سجود کرتے اور سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے تھے اور احکام الٰہی بجالاتے تھے بلکہ ان کی نظر میں تو سب کچھ مردہ معلوم ہوتا تھا اور ان کے وجودوں پر ایک قسم کی موت طاری ہوگئی تھی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے تو ایک خدا کا وجود ہی رہ گیا تھا۔ اسی کو وہ اپنا کارساز اور حقیقی رب یقین کرتے تھے۔ اسی سے ان کا حقیقی تعلق تھا اور اسی کے عشق میں وہ ہر وقت محو اور گداز رہتے تھے۔

جب ایسی حالت ہو تو قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ ایسے شخص کی خداتعالیٰ تائید اور نصرت کرتا ہے اور غیبی طور پر اسے مدد دیتا ہے اور ہر ایک میدان میں اسے فتح نصیب کرتا ہے دیکھو مذہب اسلام میں ہزاروں اولیاء گذرے ہیں۔ ہر ایک ملک میں ایسے چار پانچ لوگ تو ضرور ہی ہوتے ہیں جن کو اس وقت تک لوگ بڑی عزت سے یاد کرتے ہیں اور ان کے مجاہدات اور کرامات کا عجیب عجیب طرح سے تذکرہ کرتے ہیں اور دہلی کا تو ایک بڑا میدان اسی قسم کے بزرگوں سے بھرا پڑا ہے۔

غرض سوچنا چاہئے کہ اگر انسان ایک ڈاکو اور چور سے دلی محبت رکھے تو اگر وہ چور زیادہ احسان نہ کرے تو اتنا تو ضرور کرے گا کہ اس کی چوری نہ کرے گا۔ تو اب سمجھنا چاہئے کہ جب محبت کرنے سے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے تو کیا خدا سے فائدہ نہیں ہوتا؟ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے کیونکہ خدا تو بڑا رحیم کریم اور بڑے فضلوں اور احسانوں والا ہے جو لوگ کرموں اواگون اور جونوں کی راہ لئے بیٹھے ہیں میرا یقین ہے کہ انکو اس راہ کا خیال تک بھی نہیں۔

جب محبت کے ثمرات اسی دنیا میں پائے جاتے ہیں اور جب ایک شخص کو دوسرے سے سچی اور خالص محبت ہوتی ہے تو وہ اس سے کوئی فرق نہیں کرتا۔ تو کیا خدا ہی ایسا ہے کہ جس کی دوستی کسی کام نہیں آتی؟ وہ لوگ قابل الزام ہیں جو خدا کو شرمناک الزاموں سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں اور آریوں میں دائمی مکتی نہیں وہ کہتے ہیں کہ مکتی خانہ میں داخل کرتے وقت ایک گناہ پرمیشر باقی رکھ لیتا ہے اور پھر ایک وقت کے بعد اس ایک گناہ کے عوض میں ان رشیوں منیوں اور مکتی یافتوں کو گدھوں، بندروں اور سوؤروں وغیرہ کی جونوں میں بھیجتا ہے مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر پرمیشر ان مقدسوں پر ناراض تھا اور جان بوجھ کر اُن کو مکتی خانہ سے نکالنا چاہتا تھا تو پھر پہلے ہی ان کو مکتی خانہ میں کیوں داخل کیا؟

آخر اُن پر راضی ہی ہوگا تو داخل کیا تھا یہ تو نہیں کہ اندھا دھند ہی مکتی خانہ میں دھکیل دیا تھا لیکن رضا اور گناہ اکٹھے نہیں رہ سکتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر ان پر پہلے ہی راضی نہیں ہوا تھا اور اگر راضی تھا تو ماننا پڑے گا کہ اس کو ان کے گناہوں کی خبر نہ تھی کیونکہ جب اُسے خبر ہوئی تھی تب تو اس نے ان کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیا تھا، لیکن بعض آریہ اس کا یہ جواب دیا کرتے ہیں کہ ان کو مکتی خانہ سے اس واسطے نکالا گیا تھا کہ اُن کے عمل محدود تھے اور چونکہ عمل محدود تھے اس لئے ان کا پھل بھی محدود ہونا چاہئے لیکن ان کو اتنی خبر نہیں کہ ان بیچاروں نے جو پرمیشر کی راہ میں ایسی ایسی سختیاں جھیلی تھیں اور اپنا ہر ایک ذرّہ اس کی راہ میں قربان کردیا تھا تو وہ اس واسطے نہیں تھا کہ چند دن تک تو ہمیں مکتی خانہ کی سیر کرالو اور اس کے بعد جس گندی سے گندی جون میں چاہو بھیج دو۔

ان کی نیتوں کو دیکھنا چاہئے اگر ان کی نیتیں صرف اسی قدر تھیں کہ دو چار برس پرمیشر سے محبت کرکے پھر چھوڑ دیں گے تو ایک بات ہے ورنہ انما الاعمال بالنیات ان مکتی یافتوں کا کیا قصور؟ یہ تو پرمیشر کا قصور ہے کہ ان کو مار دیا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو پرمیشر کی محبت کو بھی نہ چھوڑتے انہوں نے

باقی صفحہ: (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عذابِ الیم کے یہ خوفناک سلسلے!

((1))

26 دسمبر کو انڈونیشیا کے سماٹرا جزیرہ میں آئے سمندری زلزلہ کے نتیجہ میں بھیانک سونامی لہروں سے ہوئی وسیع تباہی کے بعد 28 دسمبر کو جلسہ سالانہ فرانس کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو پرزور تحریک فرمائی ہے کہ وہ ان مصیبت زدگان کی امداد کیلئے آگے آئیں۔ حضور اقدس کے اس خطاب کے بعد عالمگیر جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں فوری ردعمل دکھایا ہے۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر جماعت کی عالمی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے امداد کیلئے اعلانات آنے شروع ہوگئے ہیں دنیا کے وہ ایک سو اسی ممالک جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے ان کی کثیر تعداد اپنے امام کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے ان دکھی انسانوں کی مدد کیلئے فوری حرکت میں آگئی ہیں۔ پہلے مرحلہ کے طور پر بھارت سے بھی 3 لاکھ روپے وزیر اعظم کے ریلیف فنڈ میں جمع کرائے گئے اور پھر ساتھ ہی 12 لاکھ روپے مدد کے طور پر خرچ کئے جا چکے ہیں مزید 14 لاکھ روپے کی امداد بھیجی جارہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ڈاکٹروں کی ٹیم انڈیمان، پانڈی چری، چنئی، کنیا کماری اور آندھرا کے ساحل پر مصروف خدمت ہے جواب تک ہزاروں مریضوں کا علاج کر چکی ہے۔ ہندوستانی ساحل کے علاوہ انڈونیشیا، سری لنکا وغیرہ میں الگ سے امدادی کاروائیاں جاری ہیں۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں سونامی ریلیف فنڈ کے نام سے ایک مد کھولی جاچکی ہے جس میں بھارت کے احمدی دل کھول کر حصہ لے رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ بہت بڑا سانحہ اور عظیم المیہ ہے اور اس میں ملوث افراد کو اسے بھولنے میں برسوں لگ جائیں گے اور ان کی آنے والی نسلیں بھی اسے یاد کر کے خوف کھائیں گی۔ زلزلے کی قوت کی پیمائش سکیل پر 8.1 تھی جو کہ شدید ترین زلزلہ کہلاتا ہے اگر ایسا زلزلہ کہیں میدانوں اور گنجان شہری علاقوں میں آتا تو بھیانک تباہی آتی لیکن چونکہ یہ زلزلہ سمندر میں تھا اس اعتبار سے پہاڑوں جیسی لہروں کے تھپیڑوں سے سمندر کے کناروں کی آبادیاں اور خاص طور پر سمندری جزائر متاثر ہوئے ہیں۔ قوت سے بھری ہوئی لہروں نے مکانوں آبادیوں اور املاک کو تہس نہس کر کے رکھ دیا انڈونیشیا، ملائشیا، سری لنکا اور انڈیمان وغیرہ کے سمندری جزائر تو بس سمجھو کہ نابود ہی ہو چکے ہیں۔ صرف انڈونیشیا کے جزائر میں ایک لاکھ سے زائد افراد آن کی آن میں لقمۂ اجل بن گئے ہیں مختلف جگہوں پر اموات کے اندازے لگائے جارہے ہیں جو کل ملا کر لاکھوں ہو جائیں گے۔ پھر زخمی افراد اور جائیداد و املاک کا نقصان تو شمار سے باہر ہے میلوں میل زمین جو کسی وقت کاشتکاری کیلئے استعمال ہوتی تھی سمندر نے اُسے ویران کر دیا ہے۔ وہ زمین جو کسی وقت کسانوں کیلئے روزی روٹی کا ذریعہ تھی سمندر کے وہ کنارے جو کبھی مچھیروں کیلئے غذا فراہم کرتے تھے۔ وہ سمندری ساحل جو آنے والے سیاحوں کی وجہ سے اس سمندر کے پڑوس میں رہنے والے انسانوں کی معاش کا ذریعہ بنتے تھے وہ پلک جھپکتے ہی سمندر کی وسیع آغوش میں سما گئے۔

انسان حیران ہے کہ یہ کیسی ناگہانی آفت ہے یہ کیسی مصیبت ہے۔ جو پہلے کبھی ان علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہ گزری تھی وہ آرام سے اپنے گھروں میں بس رہے تھے، روزانہ سمندر کی خوش مزاج لہروں کو دیکھ کر نہ صرف خوش ہوتے تھے بلکہ ان کے بچے بھی اس کی لہروں سے رات گئے کھیلتے رہتے تھے لیکن اب تو وہ ان لہروں کو دن کے وقت بھی دیکھتے ہوئے ڈرتے ہوں گے۔

سیاح اپنے سکون کے دن گزارنے کیلئے سمندر کے کناروں کا رُخ کرتے تھے سمندر کے کنارے موجود ان کے ہوٹلوں کی دیواریں جب سمندر کی لہروں سے ٹکراتی تھیں تو وہ اس کو ایک خوش منظر خیال کرتے تھے اس کی چھینٹوں کو اپنے اوپر لیکر عجیب سکون محسوس کرتے تھے۔ لیکن اب تو وہ دور سے سمندر کو ایک خوفناک اور دیوہیکل بھوت کی شکل میں دیکھ کر اپنی خوابوں میں بھی ڈر جاتے ہیں۔

یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ اُس کی پیدا کی ہوئی چیزیں جہاں عام دنوں میں انسان کیلئے لاتعداد فوائد کا ذریعہ بنتی ہیں وہیں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ چیزیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا انسان سے سخت غضبناک ہیں۔ زمین کو ہی لیجئے کس قدر فوائد ہیں لیکن یہی زمین جب زلزلوں سے پھٹتی ہے اور آتش فشاں اُگلتی ہے تو لاتعداد انسانوں کی قبر بن جاتی ہے سمندر غصے میں آتا ہے تو لاکھوں کو اپنی قہرناک لہروں کی تھپیڑوں کا شکار بنا ڈالتا ہے۔ پانی جب حضرت انسان کو الٹی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کے سیلاب سے ہزاروں لاشیں اس کے اوپر تیرتی پھرتی ہیں۔ ھوا جب غضبناک ہوتی ہے تو اس کے طوفان سے آج کے طاقتور انسان کے گھروندے تنکے تنکے ہو جاتے ہیں اور وہ ننگا اور بے بس ہو کر آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھاتا ہے۔ یہی آگ جو انسان کے فائدے کیلئے ہے جب یہ جنگلوں میں لگتی ہے تو میلوں میل زمین کو تباہ و برباد کر دیتی ہے آبادیوں میں لگتی ہے تو اُنہیں ویران کر دیتی ہے۔ اور آہ و بکا کے خوفناک مناظر پیچھے چھوڑتی ہے۔

یہی عناصر اربعہ جو فوائد کا خزانہ ہیں اور جن پر انسان کی زندگی کا مدار ہے بالآخر کبھی یہ انسان کی خوفناک اجتماعی موت کا ذریعہ کیوں بن جاتے ہیں کیوں اس سے اس قدر بیگانہ ہو جاتے ہیں کہ انسان ان سے خوف کھانے لگتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ خدا کے پیدا کردہ یہ بنیادی عناصر انسان پر حملہ آور ہو چکے ہیں جن سے بچنے کیلئے بے بس انسان آگے آگے بھاگتا تو ہے لیکن بھاگ نہیں سکتا؟

بعض لوگ اس خیال کے ہیں کہ جب انسان مزید ترقی کر جائے گا تو ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہ ان غضبناک قوتوں سے بچنے کی ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکال لے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان نے اب تک تو بہت چھوٹے پیمانے پر ان مصیبتوں سے بچنے کی راہ ضرور نکالی ہے اگر چند مکانات کو آگ لگ جائے تو باوجود کچھ نقصان کے انسان اس آگ کو بجھا لیتا ہے سیلاب سے بھی بہت محدود پیمانے پر بچاؤ ممکن ہے کشتیوں کے ذریعہ چند لوگوں کو بچا لیا جاتا ہے لیکن جب پل ٹوٹ جائیں باندھ اپنے منہ کھول دیں تو انسان سوائے بے بسی سے ان کی طرف دیکھنے کے اور کچھ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر جو نقصان ہونا ہوتا ہے وہ تو ہو جاتا ہے ہاں اس کے بعد بچے کھچے لوگوں کو صرف ریلیف ہی مہیا کی جاسکتی ہے۔ پس نہ تو سیلاب اور طوفان کے آنے سے قبل آج تک انسان نے کوئی حتمی پیشگوئی کرنا سیکھی ہے اور نہ زلزلوں اور سمندری لہروں سے بچنے کیلئے کوئی پیشگی سگنل کی ایجاد ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ جاپان میں سمندری زلزلے گزشتہ وقتوں میں آتے رہے ہیں اور اسی لئے سمندری زلزلہ سے اٹھنے والی مہیب لہروں کو جاپانی زبانی میں ہی Tsunami کہا جاتا تھا لیکن بھارت اور اس کے نواحی علاقوں میں آنے والا یہ سونامی زلزلہ پہلی بار آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر متوقع طور پر بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔ سونامی زلزلے کا مرکز جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے سماٹرا میں تھا جہاں سے ہندوستانی سمندر کا کنارہ دو ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اس طرح یہ لہریں اوسطاً پانچ سو کلومیٹر کی رفتار سے قریباً چار گھنٹوں میں تامل ناڈو کے کناروں تک پہنچی ہیں اور چونکہ جزائر انڈیمان زلزلہ کے مرکز سے قریباً دو صد کلومیٹر کے فاصلہ پر ہی ہے لہٰذا دیوہیکل سمندری تھپیڑوں نے وہاں پر سخت تباہی مچائی ہے اور ادھر تامل ناڈو اور پانڈیچری کے علاقہ میں انڈیمان کی نسبت اس حساب سے کم نقصان ہوا ہے۔ البتہ سری لنکا کے بعض چھوٹے جزائر میں اونچی لہروں سے شدید نقصان ہوا ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ بھارت کے جنوب مشرقی ساحل پر یہ لہریں قریباً چار گھنٹوں میں پہنچی ہیں کاش اگر انڈونیشیا سے اس تعلق میں بھارت کو چار گھنٹہ قبل ہی اطلاع کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا تو اس نقصان کو کسی قدر کم ضرور کیا جاسکتا تھا لیکن آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی جبکہ مواصلاتی نظام اس قدر ترقی کر چکا ہے نہ تو کسی ملک نے اور نہ ہی اقوام متحدہ کے ادارہ نے متاثرہ ممالک کو خبر کی ہے اب بعض سائنسدان کہہ رہے ہیں کہ اطلاعات پہلے دی جاسکتی تھیں لیکن جب وقت تھا تو کچھ نہ ہو سکا۔

اب یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ اقوام متحدہ اس طرف توجہ دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے اور اقوام متحدہ سے منسلک ادارہ ورلڈ موٹیولوجیکل آرگنائزیشن W.M.O نے بحر ہند میں سونامی سے قبل از وقت وارننگ دینے کیلئے ایک سسٹم فروغ دینے کا منصوبہ بنایا ہے جو سمندری لہروں کی رفتار اور ان کے اثرات کے متعلق اطلاع دے گا اقوام متحدہ کی اس ایجنسی کے چیف مائیکل جیرالڈ نے کہا ہے کہ اگر بحر ہند میں سونامی الرٹ سسٹم ہوتا تو جان مال کے نقصان کو کافی کم کیا جاسکتا تھا چنانچہ جاپان کے کوبے شہر میں جہاں چند سال قبل بھیانک زلزلہ آیا تھا اس سلسلہ میں 18 سے 22 جنوری تک ایک کنونشن میں اس پر غور ہوگا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ قدرتی آفات جب وسیع پیمانے پر آتی ہیں تو خالقِ کائنات کے زیر منشاء اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں ایک تو وہ قدرت کے بیلنس کو اس سے برقرار رکھتی ہے دوسری اس کی اور بھی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن یہ بات تو واضح ہے قدرت ان کے نتیجہ میں انسانوں کو انسانوں کے قریب لاتی ہے۔ عبرت کی داستانیں بچے ہوئے انسانوں کو نہ صرف انسانوں کا دوست بناتی ہیں بلکہ ان کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ اس طاقتور ہستی کی طرف جھکیں چنانچہ دیکھ لیں ان قدرتی آفات سے قبل جو دل سخت ہوتے ہیں وہ کس طرح اپنے خالق کو راضی کرتے اور اپنے انسان دوستوں کی مدد کی طرف لپکتے ہیں ہاں بہت کم ایسے بھی سنگدل ہوتے ہیں جو ایسے میں بھی اپنے فائدہ کی تلاش کرتے ہیں اور معصوموں کی مجبوری سے فائدہ اُٹھاتے ہیں لیکن ایسے لوگ اس دنیا میں ضرور اپنے کئے کی سزا بھگت لیتے ہیں۔ پس ایسی آفات ہر اس انسان کیلئے جو خدا کے وجود پر یقین رکھتا ہے بہت بھاری تبدیلی پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ (جاری)

(منیر احمد خادم)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta 700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

خطبہ جمعہ

انسان جس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکے۔

اللہ تعالیٰ بندوں کی عبادت کا محتاج نہیں ہے بلکہ وہ بندوں کے فائدے کے لئے اور انہیں اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازنے کے لئے عبادت کا حکم دیتا ہے۔

(عبادت کی اہمیت وافادیت کو دلوں میں واضح کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۳/دسمبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۳/فتح ۱۳۸۳ھجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ (الذاریات:57). اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

گزشتہ دنوں مجھے کسی نے امریکہ سے لکھا کہ بعض لوگ جو آجکل اس مغربی معاشرے سے متأثر لگتے ہیں یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کروانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس سے یوں لگتا ہے گویا (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کو بھی دنیاداروں کی طرح اپنے ماننے والوں یا اپنے احکامات پر عمل کرنے والوں کی ضرورت ہے یا ایسے لوگ چاہئیں جو ہر وقت اُس کا نام جپتے رہیں اس کے آگے جھکے رہیں، یہ تو خط میں واضح نہیں تھا کہ یہ خیالات رکھنے والے احمدی ہیں، غیر احمدی ہیں یا اس ماحول کے لڑکے ہیں یا کوئی اور۔ بہرحال مجھے اس سے یہ تأثر ملا تھا کہ شاید کچھ احمدی لڑکے بھی ہوں یا ان میں کچھ احمدی لوگ بھی ہوں، صرف نوجوان ہی نہیں بڑی عمر کے بھی بعض اوقات ہو جاتے ہیں جو بعض دفعہ لامذہبوں یا دوسروں سے متأثر ہو کر ایسی باتیں کر جاتے ہیں یا متأثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو تأثر یہی تھا کہ یہ جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یہ جیسے کہ زائد بوجھ ہیں اور ان کی اس طرح پابندی کرنی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کی بظاہر کوئی ضرورت نہیں ہے اور آجکل کے مصروف زمانے میں یہ بہت مشکل کام ہے بہرحال دہریت اور عیسائیت دونوں سے متأثر ہو کر ایسے لوگ ایسی باتیں کر سکتے ہیں۔ اور ان پر یہ باتیں اثر انداز ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ مغرب میں رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ عموماً احمدی یہ تو ہو سکتا ہے کہ عبادت میں نمازوں میں سستی کر جائیں لیکن اس قسم کے نظریات نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کروانے کی کیا ضرورت تھی۔ یا یہ زمانہ جو سائنس کا اور مشینی زمانہ ہے اس میں اس طرح عبادات نہیں ہو سکتیں، پابندیاں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عموماً تو نہیں ہوتے لیکن اگر چند ایک بھی ایسے احمدی ہوں جن کا جماعت سے اتنا زیادہ تعلق نہ ہو۔ تعلق سے میری مراد ہے جماعتی پروگراموں میں حصہ نہ لیتے ہوں یا جلسوں وغیرہ پہ نہ آتے ہوں یا جن کا دینی علم نہ ہو، ایسے لوگ اپنے آپ کو بڑا پڑھا لکھا بھی سمجھتے ہیں، یہ لوگ ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔ اپنے ماحول میں اس قسم کی باتوں سے برائی کا بیج بو سکتے ہیں۔ یا بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جو لامذہب قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہ بھی ماحول پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور کیونکہ برائی کے جال میں انسان بڑی جلدی پھنستا ہے اس لئے بہرحال فکر بھی پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مغربی معاشرے میں جہاں مادیت زیادہ ہو، اس قسم کی باتیں کہیں اَوروں کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ اس وجہ سے مَیں نے اس موضوع کو لیا ہے۔

لیکن کچھ کہنے سے پہلے ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنے ماحول میں جائزہ لیتے رہیں۔ عموماً جو احمدی کہلانے والے ہیں عموماً ان تک ان کی پہنچ ہونی چاہئے۔ جو نوجوان دُور ہٹے ہوتے ہیں ان کو قریب لانا چاہئے تاکہ اس قسم کی ذہنیت یا اس قسم کی باتیں ان کے ذہنوں سے نکلیں۔

مَیں نے ابھی جس آیت کی تلاوت کی ہے اور اس کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح طور پر یہی فرمایا ہے کہ مَیں نے جن و انس کو عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔ لیکن یہاں پابندی نہیں ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ نے جن و انس کی مخلوق پیدا کی ہے وہ ضرور پیدائش کے وقت سے ہی اپنے ماحول میں بڑے ہوں تو ضرور عبادت کرنے والے ہوں۔ ماحول کا اثر لینے کی ان کو اجازت دی گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ پیدائش کا مقصد یہی ہے کہ عبادت کرنے والا ہو اور عبادت کی جائے لیکن ساتھ ہی، جیسا کہ مَیں نے کہا، شیطان کو بھی کھلی چھٹی دے دی، ماحول کو بھی کھلی چھٹی دے دی کہ وہ بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

فرمایا کہ جو میرے بندے بننا چاہیں گے، میرا قرب پانا چاہیں گے وہ بہرحال اپنے ذہن میں یہ مقصد رکھیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عبادت کرنی ہے۔ اور اب کیونکہ ایک مسلمان کے لئے وہی عبادت کے طریق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔ اسی شریعت پہ ہمیں چلنا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کے آئے ہیں۔ جس طرح انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھتے ہوئے عبادت کے طریق سکھائے ہیں اسی طرح عبادت بھی کرنی ہے۔ اور جو اوقات بتائے ہیں ان اوقات میں عبادت کرنی ہے۔ اگر نہیں تو پھر مسلمان کہلانے کا بھی حق نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے کا بھی حق نہیں ہے۔ پھر تو شیطان کے بندے کہلانے والے ہوں گے۔ لیکن ایسے ہی خیالات والے لوگ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوں تو مسلمان گھرانوں کے ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ احمدی ہوں تو اور زیادہ مضبوط ایمان والے گھر کا اثر ہوتا ہے جو اسلام پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور اسی ماحول میں کیونکہ پلے بڑھے ہوتے ہیں اس لئے جب بھی ان کو کوئی مشکل پڑتی ہے، جب بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو دعا کی طرف ان کی توجہ بھی پیدا ہوتی ہے اور پھر دعا کے لئے کہتے بھی ہیں۔ باوجود اس کے کہ اعتراض کرتے ہیں کہ عبادت کا جو اسلام میں طریق کار ہے وہ بہت مشکل ہے۔ گویا ذہن میں عبادت کا تصور بھی ہے اور یہ خیال بھی ہے کہ کسی مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا بھی ہے۔ لیکن پانچ وقت نمازیں پڑھنا کیونکہ بوجھ لگتی ہیں اس لئے عبادت کی تشریح اپنی مرضی کی کرنا چاہتے ہیں، اس سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر احمدی کہلاتے ہیں، مسلمان کہلاتے ہیں تو عبادت کی وہی تشریح ہے جس کے نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے ہیں اور پھر اس زمانے میں احمدی کے لئے خاص طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان نمونوں کو اور قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھ کر اس کی تفسیر ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔

اس لئے ہمیں اس زمانے میں ان احکامات کو سمجھنے کے لئے اور ان پر پابندی اختیار کرنے کے لئے اُسی طرح عمل کرنا ہوگا اور اُنہیں لائنوں پر چلنا ہوگا جو حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سمجھائی ہیں۔ اور انہیں رستوں پہ چل کے ہم نیکیوں اور عبادت کے طریقوں پر قائم بھی رہ سکتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا ﴿مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: 57) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر پروانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ ﴿مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ ''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری بھی اس وقت ہے جب اس کے احکامات پر عمل کرو گے اور اس کی عبادت کرو گے۔

فرمایا کہ'' وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ ﴿مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں ہے......... تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو، بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے، اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جد و جہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں، اصل بات یہ ہے کہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض اور جذبات کو مقدم نہ کرنا''۔

(الحکم مورخہ 10/ اگست 1901ء صفحہ 2)

آپؑ نے بڑی وضاحت سے فرمایا کہ تمہارا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہئے کیونکہ فطرت صحیحہ یہی ہے جو انسان کی فطرت جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکے۔ لیکن اگر اس کی عبادت نہیں کرتے، اس کے آگے نہیں جھکتے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی پابند نہیں کہ مشکلات میں یا تکلیف میں ضرور ان کی مدد کو آئے اور ان پر اپنا فضل فرمائے جو اس کی عبادت نہیں کرتے۔ پس اگر اس کا فضل حاصل کرنا ہے تو اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی۔ فرمایا تمہارے دنیاوی کام کاج ہیں، ان کو بھی کرو، ملازمتیں بھی کرو، کاروبار بھی کرو زمیندار ہو تو زمینداری بھی کرو۔ لیکن تمہارا مقصد بہرحال اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی عبادت میں ہے۔ عام دنیاوی معاملات میں بھی جب انسان کسی چیز کا مالک ہو تو اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ملازم بھی رکھتا ہے تو اس کو یہی حکم ہوتا ہے کہ تم نے میرے بتائے ہوئے طریق پر کام کرنا ہے اور کسی دوسرے کی بات نہیں ماننی۔ تو اللہ تعالیٰ جو ربّ بھی ہے، مالک بھی ہے، معبود بھی ہے، اس کی بات ماننے سے ہمیں کیونکر اعتراض پیدا ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کچھ وضاحت کی ہے۔ یہ ان لوگوں کا اعتراض جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں، اس کی یہ خواہش ہے اس میں اس اعتراض کا بھی جواب دیا ہے۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ: ''بظاہر یہ تعلیم کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے خود غرضانہ معلوم دیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اللہ تعالیٰ بندے کی عبادت کا محتاج ہے۔ لیکن اگر قرآن پر غور کیا جائے تو حقیقت بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم بوضاحت بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی عبادت کا محتاج نہیں ہے۔ چنانچہ سورۂ عنکبوت رکوع اول میں ہے کہ ﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (العنکبوت: 7) یعنی جو شخص کسی قسم کی جد و جہد روحانی ترقیات کے لئے کرتا ہے وہ خود اپنے نفس کے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات اور ان کے ہر قسم کے افعال سے غنی ہوتا ہے''۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے کہ بندہ کیا کرتا ہے، کیا نہیں کرتا۔ آگے اس بارے میں ایک تفصیلی حدیث بھی میں بیان کروں گا۔ جو کچھ کرتا ہے انسان اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے۔'' اسی طرح سورۃ حجرات میں فرماتا ہے کہ ﴿قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ۔ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰکُمْ﴾ (الحجرات: 18) یعنی مذہب اسلام کو قبول کر کے رسول کریم ﷺ پر احسان نہیں نہ خدا تعالیٰ پر ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے وہ طریق بتایا جو لوگوں کی ترقی اور کامیابی کا موجب ہے۔ پس عبادت قرآن کریم کے رو سے خود بندے کے فائدے کے لئے ہے اور اس کی یہ وجہ ہے کہ عبادت چند ظاہری حرکات کا نام نہیں ہے بلکہ ان تمام ظاہری اور باطنی کوششوں کا نام ہے جو انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنا دیتی ہے۔ کیونکہ عَبْد کے معنی اصل میں کسی نقش کے قبول کرنے اور پورے طور پر اس کے منشاء کے ماتحت چلنے کے ہوتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی منشا کے ماتحت چلے گا الٰہی صفات کو اپنے اندر پیدا کر لے گا اور ترقی کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کر لے گا۔ تو یہ امر خود اس کے لئے نفع رساں ہوگا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ بائیبل میں جو یہ لکھا ہے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی شکل پر پیدا کیا (پیدائش باب 1) تو درحقیقت اس میں بھی اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر سکے ورنہ اللہ تعالیٰ تمام شکلوں میں پاک ہے۔

پس عبادت پر زور دینے کے محض یہ معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو کیونکہ کامل تصویر تبھی کھینچی جا سکتی ہے جب اس وجود کا نقشہ ذہن میں موجود ہو جس کی تصویر لینی ہو اور عبادت اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنے اور ان کا نقش اپنے ذہن پر جمانے کا ہی نام ہے جس میں انسان کا فائدہ ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا''۔

پھر فرماتے ہیں کہ'' اس مضمون کی طرف ایک حدیث میں بھی اشارہ ہے جس میں بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! مَاالْاِحْسَان؟ کامل عبادت کیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ 'اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ۔ تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا معنوی طور پر وہ اپنی تمام صفات کے ساتھ تیرے سامنے کھڑا ہو جائے۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر3 صفحہ 142-143)

پھر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے ہی عبادت کا حکم دیتا ہے اور ان کے فائدے کے لئے ہی دیتا ہے۔ اس بارے میں اس مضمون کو ایک اور جگہ بیان فرماتا ہے کہ ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾ (سورۃ النمل آیت: 63) یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے۔ اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

تو جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں ایسے لوگ عبادت کے خلاف ہوتے ہیں یا بلاوجہ کا اعتراض اٹھا رہے ہوتے ہیں ان کو بھی تکلیف کے وقت دُعا یاد آ جاتی ہے۔ وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جن کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ جب ان کو طوفان گھیر لیتا ہے تو رونا پیٹنا دعائیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب وہ طوفان ٹل جاتا ہے اور خشکی پر پہنچ جاتے ہیں تو پھر منکر ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا یہ اللہ ہے جو اس طرح بے قراروں کی دعائیں سنتا ہے۔ اور تکلیفیں دور کرتا ہے اور ہم یہ نظارے ماضی میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ انہی دعائیں کرنے والوں نے دنیا پر حکومت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین کا وارث بنایا۔ اس لئے تمہارے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اگر عبادتیں کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے بھی حصہ پاتے رہو گے۔

دیکھ لیں جب عبادتوں کے معیار کم ہونے شروع ہو گئے تو آہستہ آہستہ مسلمانوں کا رعب بھی ختم ہوتا رہا۔ آج ہر طاقتور قوم ان سے جو سلوک کرنا چاہے کرتی ہے اور اب تو ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ انعام انہی عبادتوں کی وجہ سے تھے جو ہمارے آباء و اجداد نے کیں یا کرتے رہے، جو صحابہ نے کیں، ان کی وجہ سے فتوحات حاصل کیں۔ اور یہ انعام اب بھی مل سکتے ہیں اور ملتے رہیں گے اگر عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہی۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس مادی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کر کے تم اپنی کھوئی ہوئی میراث حاصل کر لو گے، تو یہ وہم ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ دنیاداری اور نفس پرستی نے اور دنیا کی چکا چوند نے اتنا زیادہ اپنے آپ میں

منہمک کر دیا ہے کہ تمہیں یہ سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اور تم اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتے۔ جن مسلمان ملکوں اور لیڈروں کے پاس حکومتیں ہیں ان کو اس طرف سوچنے کی فرصت ہی نہیں ہے نہ ہی سوچنا چاہتے ہیں۔ اور یہ سب جیسا کہ مَیں نے کہا یہ دنیاداری ہی ہے، یہ عبادتوں میں کمی ہی ہے جس نے امت مسلمہ کی یہ حالت کر دی ہے، یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ پس یہ سوال اٹھانے کی بجائے کہ اللہ کو عبادتوں کی کیا ضرورت ہے اور عبادت مشکل ہے اور اس زمانے میں اس طرح ادائیگیاں نہیں ہو سکتیں، ہر احمدی مسلمان ہر دوسرے مسلمان کو یہ سمجھائے، ہر دوسرے کو سمجھائے کہ یہ کھوئی ہوئی شان اگر دوبارہ حاصل کرنی ہے تو پھر عبادتوں کی طرف توجہ دو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو کیونکہ مسلمان کہلا کر پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کر کے ہم اس کے انعاموں کے وارث نہیں بن سکتے۔

یاد رکھو یہی مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی بھی شان اور پہچان ہونی چاہئے اور ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو۔ اور یہی عبادتیں ہیں جو اسے عاجزی میں بھی بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جو پھر اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقع بھی مہیا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے گا اور اسے انعام بھی ملیں گے۔ پس عقل کرو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہ انعام عاجز ہو کر عبادت کرنے والے کو ہی ملتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ عبادتیں کرنے والے عبادتوں میں تھکتے بھی نہیں، بے صبرے بھی نہیں ہو جاتے۔ یہ سوال بھی نہیں اٹھاتے کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنی مشکل ہیں۔ بلکہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچانتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔ جیسے کہ فرماتا ہے ﴿وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ﴾ (الانبیاء:20)۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اس کے حضور رہتے ہیں اس کی عبادت کرنے میں استکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔ تو جب آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اسی کی ہے تو پھر اس سے زیادہ کون اہم ہے جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ہر عقلمند انسان اس طرف زیادہ راغب ہو گا جہاں اس کو زیادہ فائدہ نظر آتا ہو گا۔ دنیاوی معاملات میں تو ہر کوئی فائدہ دیکھتا ہے لیکن اللہ کے معاملے میں اس طرف نظر نہیں جاتی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ تمام فائدے تمہیں مجھ سے ہی ملنے ہیں۔ اور میری طرف ہی جھکو۔ عبادت کرو، تکبر کو چھوڑو۔ اور کیوں یہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں یہ نہیں ہوتا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹ دی ہوئی ہے۔ اکثر دفعہ اپنی عبادت نہ کرنے والے یا شریک ٹھہرانے والوں کی فوری طور پر پکڑ نہیں کرتا، کیونکہ کھلی چھٹی دی ہوئی ہے کہ چاہے تو میری طرف آؤ، چاہے تو شیطان کی طرف جاؤ۔ لیکن یہ بھی فرما دیا کہ شیطان کی طرف جا کر میرے انعاموں سے بھی محروم رہو گے اور دنیا میں بھی بعض دفعہ پکڑ ہو سکتی ہے اور بہرحال آخرت میں تو یقینی پکڑ ہے اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے والے ہو گے۔ تو بہرحال مالک کو حق ہوتا ہے کہ جو اصول وضع کئے گئے ہیں ان پر عمل نہ کرنے والوں کو سزا دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملے میں بعض عقلمند بننے والے یہ کہتے ہیں کہ سزا کا بھی حق نہیں ہونا چاہئے، اور عبادت بھی جو مرضی کرے جو نہ کرے، چھوٹ ہونی چاہئے۔ چھوٹ تو ہے لیکن بہرحال پھر مالک ہونے کی حیثیت سے اس کو سزا کا بھی حق ہے اسی کو پکڑ کا بھی حق ہے۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ انسان کو عبادت کے لئے پیدا کرنے کا جو اصول بنایا ہے یہ بڑا غلط ہے اللہ تعالیٰ اپنی عبادت زبردستی کروانا چاہتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تو یہ سب کچھ کروا کر انعامات سے نواز رہا ہے۔ جابر حکمران کی طرح یہ نہیں کہہ رہا کہ بس ہر صورت میں یہ کرو جس طرح بیگاری لی جاتی ہے۔ بلکہ نہ صرف انعامات سے نوازتا ہے جہاں آسانی کی ضرورت ہے عبادتوں میں آسانی بھی پیدا فرماتا ہے۔ جیسا کہ سفر میں، بیماری میں کافی سہولتیں مہیا ہیں۔ روزے دار کے لئے بھی، نماز پڑھنے والے کے لئے بھی۔ تو اس پر تو بجائے زبردستی کا تصور قائم کرنے کے انسان جتنا سوچے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تصور ابھرتا ہے۔ اور پھر اس کی حمد اور اس کی عبادت کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی یہی رٹ لگائے رکھتا ہے کہ عبادت بڑی مشکل ہے اور عبادت کس لئے کی جاتی ہے، اور عبادت کی طرف نہیں آتا اور بے عقلوں کی طرح صرف دلیلیں دیئے چلا جاتا ہے اور وہ بھی اوٹ پٹانگ دلیلیں۔ تو اللہ تعالیٰ جس نے نوازنے کے لئے بندے کو عبادت کا حکم دیا ہے، بندے کے اپنے فائدے کے لئے عبادت کا حکم دیا ہے فرماتا ہے کہ اگر تم پھر بھی نہیں مانتے، انکار پر مصر ہو، اس پہ اصرار کئے جا رہے ہو تو پھر خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اسے کوئی شوق نہیں ہے کہ تمہارے جیسے نافرمان اپنے ارد گرد اکٹھا کرے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اسے جھٹلا چکے ہو، ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

پس واضح ہو گیا کہ دعاؤں اور عبادت کی اللہ کو ضرورت نہیں ہے بلکہ تمہیں ضرورت ہے۔ پس اگر تم انکار پر تلے بیٹھے ہو تو خدا تعالیٰ کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اب سزا کے لئے تیار ہو جاؤ یہ بہرحال اس کا حق ہے، وہ مالک ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے لیکن اس آیت میں اور بھی صراحت ہے اور وہ آیت یہ ہے ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ رب کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے''۔ (الحکم جلد6 نمبر 24 مورخہ 10/ جولائی 1902ء صفحہ4)۔ جو عبادت کرنے والا ہے اس کی بات مانتا ہے اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ دشمن سے اس کو محفوظ رکھتا ہے۔

اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے''۔ یعنی عبادت کی غرض تو یہی ہے لیکن اگر ماحول کا اثر اس پہ پڑ گیا اور اللہ میاں نے جو اس کی فطرت میں چیز رکھی تھی اس کو بیکار کر لیا اور ضائع کر دیا ''تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾۔ مَیں نے ایک بار پہلے بھی بیان کیا تھا کہ مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک جنگل میں کھڑا ہوں۔ شرقاً غرباً اس میں ایک بڑی نالی چلی گئی ہے اس نالی پر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک قصاب کے جو ہر ایک بھیڑ پہ مسلط ہے'' ہر ایک بھیڑ کے اوپر ایک قصائی کھڑا ہے۔ ''ہاتھ میں چھری ہے جو انہوں نے ان کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف منہ کیا ہوا ہے'' کہ ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ''مَیں ان کے پاس ٹہل رہا ہوں۔ میں نے یہ نظارہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ آسمانی حکم کے منتظر ہیں۔ تو مَیں نے یہی آیت پڑھی ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) یہ سنتے ہی ان قصابوں نے فی الفور چھریاں چلا دیں''۔ یعنی ان کی گردنوں پر چھریاں پھیر دیں، ذبح کر دیا۔ ''اور یہ کہا کہ تم ہو کیا؟ آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو''۔ گند کھانے والی بھیڑیں ہی ہو نا۔

فرمایا: ''غرض خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے اور اس کی بقا کو عزیز رکھتا ہے۔ اور جو اس کی مرضی کے برخلاف چلے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو جہنم میں ڈالتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلورافارم نیند لاتا ہے اسی طرح پر شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے''۔ (الحکم جلد 5 نمبر 30 مورخہ 17/ اگست 1901ء صفحہ1)

تو یہاں جو آپ کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اور ان کی حیثیت جانوروں کی طرح کی ہے۔ اور ان کو نقصان پہنچتا ہے تو ان کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی بالکل بھی حفاظت نہیں فرماتا بلکہ آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں ڈالتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دعا ہی دراصل عبادت ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے یہ آیت فرمائی ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ (المومن:61) اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (ترمذی ابواب الدعوات۔ باب ما جاء فی فضل الدعاء)۔ تو بالا وہی سمجھتے ہیں جن میں تکبر پایا جاتا ہے یا جن کے اندر شیطان گھسا ہوا ہے۔ اس لئے شیطان ذہنوں میں ایسے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے کیونکہ شیطان ہے اور شیطان کسی وقت بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس لئے چاہے جن پر اثر ہے یا نہیں ہے، اس لئے اپنے ماحول میں جیسا دنیا میں ماحول میسر ہے استغفار کرنے کی بہت

زیادہ ضرورت ہے تاکہ جہنم کے عذاب سے بچے رہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ باتیں جو نبی ﷺ نے اپنے اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے آپ پر حرام کیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔ پس اے میرے بندو! تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (یہ لمبی حدیث ہے اس میں مختلف قسم کے احکامات ہیں) تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے مَیں ہدایت دوں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو مَیں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ پھر فرمایا اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے مَیں کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو مَیں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم مَیں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس کے جسے مَیں کپڑے پہناؤں۔ پس تم مجھ سے لباس طلب کرو، مَیں تمہیں لباس عطا کروں گا۔ اور پھر فرمایا اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور مَیں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو مَیں تمہیں تمہارے گناہ بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! (یہاں عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے) تم اس مقام پر نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی تم ایسی حیثیت رکھتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ تو بندے کو کوئی اختیار ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کر کے یا نہ کر کے نقصان یا نفع پہنچا سکے۔ اس کی آگے پھر وضاحت فرمائی کہ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے، تمہارے عوام اور تمہارے خواص، تم میں سے ایک انتہائی متقی دل رکھنے والے شخص کی طرح ہو جائیں تو یہ میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہ کر سکے گا۔ اور اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے، تمہارے عوام اور تمہارے خواص تم میں سے انتہائی فاجر دل رکھنے والے کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے، تمہارے عوام اور تمہارے خواص ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر شخص کو اس کی مطلوبہ اشیاء عطا کر دوں تو بھی جو کچھ میرے پاس ہے۔ اس میں سے کچھ بھی کمی کرنے کا باعث نہ ہوگا سوائے اس کے جتنا سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے کمی واقع ہوتی ہے۔ اور اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جو مَیں تمہاری خاطر شمار کرتا ہوں۔ پھر مَیں پوری پوری جزا تم کو عطا کرتا ہوں۔ مجھے کوئی شمار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں جزا دینے کے لئے شمار کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جو شخص خیر پائے (اکثر یہ ہوتا ہے کہ شمار کے بجائے بے حساب جانے دیتا ہے! ایسی بھی روایات ہیں) پس تم میں سے جو شخص خیر پائے اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور جو اس کے سوا پائے اسے چاہئے کہ وہ صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔ سعید کہتے ہیں کہ جب راوی یہ حدیث بیان کرتے تھے تو گھٹنوں کے بل گر جاتے تھے۔

پس یہاں جو فرمایا کہ حمد کرے تو یہ حمد عبادت ہی سے ہے جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی ہی زیادہ عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ فرمایا کہ اگر نہیں کرو گے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ سب دنیا کے بندے، موجود بھی، پہلے بھی اور نئے آئندہ بھی جو دنیا میں آنے والے ہیں وہ بھی اگر متقی بن جائیں اور ایک متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری حکومت اور ملکیت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ادنیٰ سا بھی فرق نہیں پڑے گا اتنی بھی کمی نہیں ہوگی۔ اگر سب برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں تو بھی میری سلطنت اور بادشاہت میں کمی نہیں ہوگی۔ اتنی کمی بھی نہیں ہوتی جتنی سمندر میں ایک سوئی کو ڈبونے سے اس کے نکے میں جو پانی کا قطرہ چمٹ جاتا ہے اس پانی کے نکلنے سے کمی ہوتی ہو۔ یہ سب چیزیں تو تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے کے لئے تم یہ عبادت کرتے ہو اگر تم میرے سامنے جھکتے ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کرو''۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ ما یقول فی الرکوع والسجود)

یہ عبادت کے طریق ہیں۔ نماز کی طرف توجہ ہے۔ جو نماز پڑھے گا تو سجدے میں بھی جائے گا۔ تو نمازوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پھر نمازوں میں سجدے میں سب سے زیادہ دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کیونکہ ایک جگہ فرمایا کہ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ نمازوں میں بھی جیسا کہ میں نے کہا جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے اچھا موقع ہے وہ سجدے کی حالت میں ہے۔ جب انسان نہایت عاجزی سے اپنا سر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر رکھتا ہے آگے جھکتا ہے، اس سے التجا کرتا ہے، اس سے مانگتا ہے۔ یہی حالت ہے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بہت قریب انسان ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت بہت زیادہ مانگنا چاہئے۔ اور اس وقت مانگو تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو بھی جوش میں لاؤ، اور رحم کو بھی جوش میں لاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''غرض کہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے ﴿قُلْ مَايَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنویں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا''۔ یہاں بھی اب جانور جو ہیں جو کسی کام کے نہیں ہوتے وہ ذبح کئے جاتے ہیں۔ یا علاوہ ان کے خاص طور پر اس لئے پالے جاتے ہوں۔ پھر فرمایا: ''ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا''۔ (بیل کی مثال دے رہے ہیں) تو ''ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سائے میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ ﴿مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ (الذاریات: 57)۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اَور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 221-222 جدید ایڈیشن)

یعنی مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف دل لگا رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطانی وسوسوں اور خیالات سے بچا کر رکھے۔ ہمارے دلوں میں کبھی یہ خیال نہ آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا کہہ کر ہمیں کسی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ بلکہ ہم بھی اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک نمازوں اور عبادتوں میں تلاش کرنے والے ہوں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

”قربانی کی رسم کی مقدس یاد“

ذبیح اللہ کون تھا؟ اسمٰعیلؑ یا اسحاقؑ؟

(سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ بنارس)

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی جہاد اور قربانی تھی، آپ نے اپنے مشرک باپ (آذر) کو توحید کی تلقین کی اور جب وہ راہِ راست پر نہیں آیا تو اس سے بے تعلق ہوگئے اپنی گمراہ قوم کے عقائد کی تردید کی مدّعی الوہیت بادشاہ سے کامیاب مناظرہ کیا، وطن چھوڑا، اپنی چہیتی بیوی ھاجرہ اور لختِ جگر شیر خوار بچے اسماعیلؑ کو حجاز کے ریگستان میں بسادیا اور جب وہاں سے کوچ کرنے لگے تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا آللّٰہُ اَمَرَكَ بھٰذا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے وہ پھر گویا ہوتی ہیں الٰی مَنْ تَکلنا آپ ہمیں کس کے سپرد کرتے ہیں؟ آپ جواب دیتے ہیں الی اللہ اکلکُم میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں تب پھر وارفتگی کے عالم میں حضرت ہاجرہ یوں کہتی ہیں ”اذاً لَا یُضَیِّعُنا “ اگر یہ بات ہے تو اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ اکبر!! کس قدر پاکیزہ راسخ العقیدہ، اللہ پر کس قدر قوی ایمان اور توکل تھا۔ ذکر آتا ہے کہ خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دُعا کرتے ہوئے ان کو چھوڑ کر چلے گئے ربّنا اِنّی اَسْکَنتُ مِنْ ذُرِّیَّتِی بِوادٍ غیر ذی زرْعٍ عِنْدَ بیتِکَ الْمُحَرَّم ربّنا لِیُقِیمُوا الصَّلوٰۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَراتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ O اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیا وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔

(ترجمہ خلیفہ رابعؒ)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نشو و نما مکہ مکرمہ میں ہوا۔ جب آپ کام کاج میں والدین کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہوگئے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ ان کو ذبح کر رہے ہیں، چونکہ نبی کا خواب کافی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے آپ اس حکمِ خداوندی کی تعمیل کے لئے کمر بستہ ہوگئے اس سے بڑا امتحان کیا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو اس کے جوان اور اکلوتے بیٹے کے ذبح کا حکم دیا جائے آپ نے بیٹے سے خواب بیان کیا۔ بیٹا بھی باپ جیسا فرماں بردار تھا، جواب دیتا ہے یاابَتِ افْعَلْ ما تُومَرُ ستجِدُنِی اِنْ شَاءَ اللہ مِنَ الصَّابِرین اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا“۔ (ترجمہ خلیفہ رابعؒ) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند عزیز کو ذبح کرنے کیلئے ان کے گلے پر چھری رکھی تھی کہ وحی نازل ہوئی ونادینٰہُ ان یٰاِبراھیم قد صدّقتَ الرّؤیا انّا کذٰلک نجزی المحسنین ۔ اے ابراہیم! تم امتحان میں پورے اترے اور تم نے اپنے خواب کی تصدیق کردی۔ ہم نیکو کاروں کو ایسی ہی جزاء دیتے ہیں۔ دراصل یہ ایک صریح آزمائش تھی۔ چنانچہ آج تک جماعت مومنین دنیا کے طول و عرض میں ہر سال اس شاندار قربانی کی یاد تازہ کرتے ہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں:-

”اس خواب کے حقیقی منشاء کے متعلق اختلاف ہے لیکن ہمارے نزدیک صحیح معنے یہی ہین کہ ذبح کرنے سے خدا کے راستے میں وقف کرنا مراد ہے جو گویا دنیوی لحاظ سے زندگی کا خاتمہ کر دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اسماعیل کو مکّہ میں آباد کرنے کی غرض و غایت ہی یہ تھی کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر ہو اور اس کی خدمت اور توحید کے قیام کیلئے حضرت اسماعیل کی زندگی وقف ہو جائے اور پھر جب مرورِ زمانہ سے بُت پرستی نے توحید پر غلبہ پالیا تو اسی خواب کی مقدس تعبیر میں خدا نے حضرت اسماعیل کی نسل میں محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود کو پیدا کیا جنہوں نے اپنے حلقہ بگوشوں کے ساتھ توحید کی اشاعت کیلئے اپنی زندگیوں کو حقیقی معنوں میں قربان کر دیا اور یہی وہ ذبح عظیم یعنی عظیم الشان قربانی ہے جس کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ہم نے اسمٰعیل کی ظاہری قربانی کے بدلہ میں ایک عظیم الشان قربانی کو مقرر کر دیا اور حج کے موقع پر جانور قربان کرنے کی رسم بھی مسلمانوں میں اسی مقدس یاد کو تازہ رکھنے کیلئے ہے کہ اُنہیں خدا کے رستے میں قربان ہونے کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے“۔ (بحوالہ کتاب سیرت خاتم النبیین صفحہ ۶۸ مطبوعہ قادیان)

قربانی کی اہمیت

دراصل قربانی ہی سے زندگی ہے تاریخ گواہ ہے کہ جو قومیں قربانی کرتی ہیں وہی زندہ رہتی ہیں اور جو اس سے روگردانی کرتی ہیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنا زندگی کا ایک معقول اصول ہے۔ افراد کی قربانیوں سے قوموں کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور قربانی میں بھی اسی اصول کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی ہم کو سبق دیتی ہے کہ الذین امنوا اشدُّ حُبًّا للّٰہِ جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ **لَنْ تنالُوْا البرَّ حتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تحبُّون** یعنی تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ نہ کرو۔ اسی محبت الٰہی کے تقاضے سے خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی عزیز ترین چیز جگر کے ٹکڑے کو اللہ پاک کے حکم سے ذبح کرنے پر بلاچوں وچرا آمادہ ہوگئے جان کس کو پیاری نہیں ہوتی لیکن فرماں بردار فرزند نے خدا کا حکم پا کر چھری کے نیچے گردن رکھ دی۔ پس قربانی کرتے وقت حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عشقِ الٰہی کے جذبات اپنے اُوپر طاری کرنے چاہئیں۔ لن ینال اللہ لحومھا و لادِماؤھا ولکن یَنَالُہُ التّقویٰ مِنکُمْ ۔ قربانی کے جانوروں کے گوشت اور خون اللہ کو ہرگز نہ پہنچیں گے لیکن تمہارا تقویٰ اس کو پہنچے گا۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق صلوٰۃ اور صوم کی طرح قربانی کا بھی خاص مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔ یہ قربانی ہی ہم کو یہ درس دیتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہ اشْتَریٰ مِنَ الْمُومِنینَ انْفُسَھُمْ وَامْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمْ الجنّۃَ بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ ہم کو چاہئے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح اپنی جان اور مال کو اللہ کی امانت سمجھیں اور اس کی رضاء کیلئے ان کو قربان کرنے سے دریغ نہ کریں اور جب کبھی بھی امامِ وقت کی طرف سے مال کا مطالبہ ہو تو مال حاضر کر دیں اور جان کا مطالبہ ہو تو جان پیش کر دیں۔ اور یہی ہے اہل ایمان کی شان اِنَّ صَلَاتی ونُسُکِی ومَحْیَایَ ومَمَاتِی للہ ربِّ العٰلمین۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس عیدالاضحیہ کی قربانی دراصل ایک شاندار قربانی کی یادگار ہے اور ہر پرہیزگار صاحب استطاعت مسلمان اس کردار کا ترجمان ہے کہ اسے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا چاہئے اور یقیناً یہ یادگار امت مسلمہ کی بقاء کی ضامن ہے اگر قربانی کی روح اور سپرٹ باقی نہ رہے تو پھر اُمت بھی زندہ نہیں رہ سکتی ہمیں اللہ کیلئے اس کے دین کیلئے اور اس کی مخلوق کیلئے کسی مالی اور جانی قربانی میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ عیدالاضحیہ کا پیغام اگر ہے تو وہ بس یہی ہے کہ ہم خداوند قدوس کی عظمت اور جبروت اور شان کبریائی کا احساس کرتے ہوئے صرف اور صرف اس کے حضور میں اس کے در پر جھکیں، آپس میں محبت اور اخوت کے تعلقات بڑھائیں اور غریبوں اور مظلوموں کی دستگیری اور مدد کریں اور خلیفہ وقت کے ارشادات کی روشنی میں خدمتِ دین کیلئے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔

علمی دنیا میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں ایک اعتراض یہ بھی ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ اسحاقؑ تھے نہ کہ اسمٰعیلؑ یہ امر تحقیق طلب ہے۔ اس تعلق میں آیئے ذرا ہم جائزہ لیتے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے!!!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں:-

”سوال یہ ہے کہ ذبیح کون تھا؟ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کس کو خدا کی راہ میں قربان کر دینے کا تہیہ کیا تھا۔ سو اس کے متعلق پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ سوال کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ کیوں کہ خواہ حضرت اسمٰعیل ذبیح ثابت ہوں یا اسحاقؑ اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی پر یا اسلام کے کسی بنیادی اُصول پر اثر نہیں پڑتا، مگر ایک تاریخی واقعہ کے لحاظ سے یہ بات ضرور قابل تحقیق ہے کہ ذبیح کون ہے؟ سو جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے ہماری رائے میں درست بات یہی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ تھے نہ کہ حضرت اسحاقؑ۔ بیشک بائبل میں حضرت اسحاقؑ کو ذبیح بیان کیا گیا ہے مگر اوّل تو بائبل کی تاریخی حیثیت زیادہ مضبوط نہیں ہے دوسرے خود بائبل ہی کے بیان سے یہ دعویٰ غلط ثابت ہوتا ہے اور اسلامی روایات کی شہادت مزید برآں ہے۔ بہرحال اس مسئلہ میں ہمارے دلائل کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نے ہم سے نیک اور صالح اولاد کی دُعا کی اور ہم نے اُسے ایک حلیم بیٹے کی بشارت دی۔ اور جب وہ لڑکا کچھ بڑا ہوا تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے اس بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اس پر ابراہیم اپنے اس بیٹے کو خدا کی راہ میں جسمانی طور پر قربان کر دینے کیلئے تیار ہوگئے اور بیٹے نے بھی خدائی حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا، لیکن عین اس وقت جبکہ ابراہیم اپنے بیٹے کو گرا کر اس کے گلے پر چھری پھیرنے لگے خدائی فرشتہ نے اُنہیں اس فعل سے روک دیا۔ اور پھر اس کے بعد آگے چل کر آتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو

اسحاق کی بشارت دی۔ اس بیان سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ جس بیٹے کے ذبح کرنے کیلئے حضرت ابراہیمؑ تیار ہوئے تھے وہ اسمٰعیلؑ تھے نہ کہ اسحاق۔ کیونکہ قرآن شریف نے حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے کا ذکر کر کے اُس کے ساتھ ذبح کے واقعہ کو جوڑا ہے اور اسحاق کی پیدائش کا اس کے بعد ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اگر حضرت اسحاق ذبیح ہوتے تو ذبح کا ذکر اسحاق کے ساتھ ملا کر ہونا چاہئے تھا نہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے کے ساتھ۔

(۲) قرآن شریف میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ خدا نے جب حضرت ابراہیم کو حضرت اسحاق کی بشارت دی تو اس کے ساتھ ہی اسحاق کے بیٹے یعقوب کی بھی بشارت دی یعنی ایک ہی وقت میں بیٹے اور پوتے دونوں کی بشارت دی گئی۔ اب جب شروع سے ہی حضرت اسحاق کے ساتھ ساتھ حضرت یعقوب کی بشارت بھی موجود تھی تو یہ کس طرح ممکن ہوسکتا تھا حضرت ابراہیم اسحاق کو جسمانی طور پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتے جبکہ وہ جانتے تھے کہ اس کی زندگی کم از کم اس وقت تک مقدر ہے کہ اس کے گھر ایک لڑکا پیدا ہو۔

(۳) حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اَنَا ابْنُ الذَّبِیحَین یعنی میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں یعنی ایک حضرت اسماعیل اور دوسرے عبداللہ بن عبدالمطلب جنہیں آپ کے دادا نے ایک نذر کے نتیجہ میں قربان کرنا چاہا تھا اور وہ اس کیلئے تیار ہو گئے تھے اس حدیث سے کم از کم اس قدر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محقق بات یہی تھی کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے نہ کہ حضرت اسحاق۔

(۴) بائیبل سے یہ ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم کی نسل میں یہ طریق رائج تھا کہ سب سے بڑا بچہ خدا کیلئے وقف کر دیا جاتا تھا اور چونکہ وقف بھی روحانی رنگ میں ذبح کا ہم معنے ہے اس لئے حضرت ابراہیم کی نسل میں اس رسم کے پائے جانے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے، کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کے بڑے لڑکے تھے اور اسحاق چھوٹے۔

(۵) ذبح کے متعلق قومی رنگ میں جتنی بھی رسوم تھیں وہ سب عربوں میں پائی جاتی تھیں اور اب بھی پائی جاتی ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی بنواسرائیل میں نہیں پائی جاتی جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ تھے نہ کہ حضرت اسحاق۔ کیونکہ اگر ذبیح حضرت اسحاق ہوتے تو یہ رسوم بنو اسماعیل کی بجائے بنو اسرائیل میں پائی جانی چاہئے تھیں۔ مگر معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ مثلاً بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جن کی زندگی خدا کیلئے وقف ہو جو ذبح کا حقیقی مفہوم ہے وہ بال منڈوانے سے باز رہتے تھے مگر باوجود اس کے کہ بائیبل حضرت اسحاق کے ذبح ہونے کی مدعی ہے۔ بنو اسرائیل میں ایسی کوئی رسم نہیں پائی جاتی جو اس قربانی کی یادگار سمجھی جا سکے۔ لیکن اس کے بالمقابل عربوں میں جو نسلِ اسمٰعیل میں سے ہونے کے دعوے دار ہیں یہ رسم اسلام سے پہلے بھی پائی جاتی تھی اور اسلام کے بعد بھی جاری رہی چنانچہ حج کے موقعہ پر قربانی سے پہلے عربوں میں بال منڈانے یا کترانے سے باز رہنے کا دستور تھا جو اسلام میں بھی قائم رہا اسی طرح عربوں میں حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی کا دستور تھا جو اس مینڈھے کی قربانی کا یادگار تھا جو حضرت اسماعیل کے بدلہ میں قربان کیا گیا اور یہ دستور اسلام میں بھی قائم رہا۔ مگر بنو اسرائیل میں یہ رسم کہیں نظر نہیں آتی۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ قربانی کا ورثہ حضرت اسماعیل کی اولاد نے پایا ہے نہ کہ حضرت اسحاق کی اولاد نے۔ اور ظاہر ہے کہ جس قوم نے یہ ورثہ پایا ہے اسی کا جدِ اعلیٰ ذبیح سمجھا جانا چاہئے۔

۶۔ بائیبل میں مقام ذبح یعنی قربان گاہ ''موریا'' کو ظاہر کیا گیا ہے، مگر یہ تصریح نہیں ہے کہ یہ جگہ کہاں واقع ہے البتہ یہ ذکر ہے کہ یہ ایک پہاڑی جگہ ہے۔ بائیبل میں اس جگہ کے متعلق تصریح نہ ہونے کی وجہ سے خود یہودی اور مسیحی علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ یہ جگہ کہاں اور کون سی ہے، لیکن غور کریں تو مکہ کے پاس کی پہاڑی ''مروۃ'' کے ساتھ یہ نام اور یہ تشریح بالکل منطبق ہوتی ہے اور نام میں جو خفیف سا فرق ہے وہ زبانوں کی اختلاف کی بناء پر قابلِ لحاظ نہیں ہے بیشک یہ درست ہے کہ اب حج کے موقعہ پر قربانی مروۃ کے پاس نہیں ہوتی بلکہ منٰی میں ہوتی ہے لیکن اوّل تو منٰی اور مروۃ ایک دوسرے کے پاس ہی ہیں۔ دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اصل قربانی گاہ مروۃ ہی تھی۔ مگر بعد میں حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے آبادی سے فاصلہ پر مقرر کر دی گئی۔

۷۔ بائیبل نے باوجود اس کے کہ ذبیح حضرت اسحاق کو بیان کیا ہے اس واقعہ کی تفصیل میں ایسی باتیں درج کی ہیں کہ وہ حضرت اسحاق پر نہیں بلکہ حضرت اسمٰعیل پر صادق آتی ہیں قربانی کا ذکر بائیبل میں کتاب پیدائش میں کیا گیا ہے، مگر اس بیان میں جہاں اسحاق کو ذبیح کہا گیا ہے وہاں ساتھ ہی انہیں حضرت ابراہیم کا اکلوتا بیٹا کہہ کر پکارا گیا ہے، حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ حضرت اسحاق کسی صورت میں بھی حضرت ابراہیم کے اکلوتے بیٹے نہیں کہلا سکتے بلکہ اکلوتا کہلانے کا حق اگر کسی کیلئے سمجھا جا سکتا ہے تو وہ حضرت اسماعیل ہیں کیونکہ حضرت اسماعیل تیرہ چودہ سال کی عمر تک حقیقۃً حضرت ابراہیم کے اکلوتے بیٹے تھے۔ مگر حضرت اسحاق کو کبھی بھی یہ پوزیشن حاصل نہیں ہوئی۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ابتداءً بائیبل میں بھی اسماعیل کو ہی ذبیح بیان کیا گیا تھا۔ مگر بعد میں قومی رقابت کے جذبات سے متاثر ہو کر یہودی علماء نے اس نام کو بدل کر اسحاق کر دیا۔ مگر تفصیلات میں بعض ایسی باتیں باقی رہ گئیں جو اس تحریف کو بے نقاب کر رہی ہیں اسی طرح بائیبل کے اس بیان میں یہ مذکور ہے کہ بیٹے کے ذبح سے روک دینے کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ ''تو نے میرے رستے میں قربانی کیلئے اپنا اکلوتا بیٹا دریغ نہ رکھا اب میں تیری اولاد میں بہت برکت دوں گا اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی''۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ ذبیح وہ لڑکا ہے جس کی نسل میں وہ عظیم الشان نبی پیدا کیا جانا مقدر تھا جو بلا امتیاز قوم و ملت ساری دنیا کے لئے مبعوث ہونے والا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر پورا ہوا، کیونکہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے پہلے نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف آتے تھے مگر میں سب اقوام عالم کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اسکے مقابل پر بنی اسرائیل کے آخری یعنی حضرت مسیح ناصری کے یہ الفاظ خاص طور پر قابل توجہ ہیں کہ ''میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا''۔ اور یہ کہ میں بچوں (یعنی بنی اسرائیل) کی روٹی کتوں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ اسرائیلی نبیوں کی یہ محدود رسالت اور اس کے مقابل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر دعوت اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ ساری قوموں کو برکت دینے کا وعدہ جو بیٹے کے ذبح کے انعام میں حضرت ابراہیم سے کیا گیا وہ حضرت اسحاق کی اولاد میں نہیں بلکہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں پورا ہوا اور یہ کہ ذبیح حضرت اسماعیل تھے نہ کہ اسحاق''۔ (بحوالہ کتاب سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ ۷۱ تا صفحہ ۷۴ مطبوعہ قادیان)

اسی قربانی اور ذبح عظیم حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بھی ایک فرمان پیش کرنا چاہتا ہے۔ حضورؒ نے ترجمہ قرآن میں سورۃ ''الصّٰفّٰت'' کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہے۔

اس سورۃ کے آغاز میں چونکہ جنگوں کا ذکر ہے جو مادّی فتوحات کی خاطر قوموں کے درمیان لڑی جائیں گی اس لئے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے اس قتال کا ذکر بھی فرمایا گیا جو خالصۃً للہ تھا اور جس میں دوسروں کا خون بہانے کیلئے تلوار نہیں اُٹھائی گئی تھی بلکہ قربانیوں کی طرح صحابہ کی جماعت کو ذبح کیا جانا تھا اور اس امر کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی سے تھا جو آپ نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی آمادگی کی صورت میں کی تھی۔ مفسّرین کا یہ خیال کہ کوئی مینڈھا جھاڑی میں پھنس گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس عظیم ذبح کے بدلہ چھوڑ دیا گیا نہایت ہی بودا خیال ہے۔ جس کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مقابل پر ایک مینڈھا کیسے عظیم تر ہو سکتا ہے؟ حضرت اسماعیل کو اس لئے زندہ رکھا گیا تا کہ دنیا اُس ذبح عظیم کا نظارہ دیکھ لے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آیا''۔

(بحوالہ قرآن کریم اردو ترجمہ صفحہ ۷۸۴)

سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کیلئے

ریلیف فنڈ

26 دسمبر 04 کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک ساترا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملائیشیا، سری لنکا، مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں آئے ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت پونے دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا، جبکہ ہزاروں لوگ اب تک لاپتہ ہیں اور اربوں روپے کی جائیدادیں اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ خود ہندوستان کے جنوب مشرق میں واقع صوبہ تاملناڈو اور جزائر انڈیمان نکوبار میں ہی دس ہزار سے بھی زائد افراد لقمۂ اجل بنے ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں کروڑہا روپے کی املاک تباہ ہو گئی ہیں اور کئی خطے وقفہ وقفہ سے آنے والے زلزلوں سے ابھی بھی لرز رہے ہیں۔ ان علاقوں میں آئی بھاری تباہی کے مدنظر جہاں متعدد سرکاری وغیر سرکاری تنظیمیں ہنگامی سطح پر ریلیف کے کاموں میں جتی ہوئی ہیں وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کیلئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے بھی مبلغ دس لاکھ روپے کی خطیر رقم مرحمت فرمائی ہے۔ اس غرض سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ''سونامی ریلیف فنڈ'' کے نام سے باضابطہ طور پر ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مخلصین جماعت سے اس مد میں زیادہ سے زیادہ عطیات وصول کر کے امانت مذکور میں جمع کرائیں تا جماعت احمدیہ بھارت پیارے آقا کی عائد فرمودہ ذمہ داری سے بطریق احسن سبکدوش ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

قطعہ موصیان جماعت احمدیہ ناروے

۱۹۸۸ء میں مکرم زرتشت منیر احمد خاں امیر جماعت احمدیہ ناروے کی دورِ امارت میں اوسلو شہر میں Foroset کے علاقہ میں اوسلو کمیون کی طرف سے Alfast قبرستان کے ایک خالی حصہ میں 1,500mal رقبہ پر مشتمل جگہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کو قبرستان کیلئے دی گئی۔ یہ جگہ ایک تاریخی قبرستان کے ساتھ ہے جہاں اُن جرمن سپاہیوں کی قبریں ہیں جو جنگ عظیم دوم میں کام آئے۔

۱۹۹۸ء میں اس کے ایک حصہ میں مقبرہ موصیان کیلئے جگہ منظور کرائی گئی اس جگہ کے حصول کیلئے ہمارے نارویجن احمدی مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے خصوصی کوشش کی۔ مقبرہ موصیان میں پانچ موصیان مدفون ہیں جن کے اسماء درج ذیل ہیں:-

۱-مکرم رفیق احمد فوزی صاحب وصیت نمبر 23136 تاریخ وفات ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۹ء

۲-مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۸۰ تاریخ وفات ۲۸/جون ۲۰۰۳ء

۳-مکرم عبدالرحمٰن حامد صاحب وصیت نمبر ۱۶۸۷۹ تاریخ وفات ۲/جون ۲۰۰۳ء

۴-محترمہ مقبول بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۲۴۶۶۲ تاریخ وفات ۲۸/اگست ۲۰۰۱ء

۵-محترمہ سلطانہ اختر رشید صاحبہ وصیت نمبر ۲۳۹۵۴ تاریخ وفات ۱۳/اپریل ۲۰۰۴ء

موصیان کے حالات زندگی مختصراً ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(خواجہ عبدالمؤمن سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ناروے)

محترم رفیق احمد صاحب فوزی مرحوم کا ذکر خیر

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

میرا ساتھی اور پیارا رفیق حیات ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مجھے اور میرے دو کم سن بچوں کو داغ جدائی دے کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملا میرے شوہر رفیق احمد فوزی صاحب کا تعلق بھٹی خاندان سے ہے۔ حضرت قاضی عبداللہ بھٹی صاحب حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحب اور حضرت قاضی ضیاء الدین بھٹی صاحب ان کے خاندان کے ننھیالی بزرگ تھے۔ ان کے والد صاحب مکرم محمد نصیب عارف صاحب ایک نیک دل مخلص بزرگ ہیں جنہوں نے سالہا سال جماعتی طور پر مختلف ذمہ داریاں نبھائیں۔

فوزی صاحب نے گارڈن کالج سے بی ایس سی کیا لاہور گورنمنٹ کالج سے ایم ایس سی کرنے کے بعد نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنے آپ کو وقف کر دیا اور ان کی تقرری نائیجیریا کے اسکینڈری سکول میں کی گئی۔ جہاں انہوں نے ساڑھے تین سال تک خدمات انجام دیں۔ الحمدللہ۔

آپ نے بہت کم عمری سے ہی جماعت کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں وصیت کی۔ اسی عمر میں ہی ناظم اطفال بنے۔ پھر قائد شہر اور قائد ضلع بنائے گئے ۱۹۸۲ء تک جب تک کہ پاکستان میں تھے کئی سال شوریٰ کے نمائندے منتخب ہوتے رہے۔ نائیجیریا میں وقف کے دوران ایسے معلمین کی ضرورت پڑتی جو دور دراز علاقوں میں جا کر نائیجیرین نومبائعین کی تربیتی کلاسیں وغیرہ لیتے۔ فوزی صاحب ایسے تمام پروگرامز میں حصہ لیتے اور اپنی خدمات پیش کرتے۔ جماعتی سکول میں تین ساڑھے تین سال رہنے کے بعد گورنمنٹ کے ایک سکول میں سروس کر لی جو شمالی علاقے میں ایک تجارتی شہر (Jos) تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن باترجمہ اپنے والد سے سیکھا ہوا تھا۔ ربوہ کی تربیتی کلاسوں سے احمدیت کا خوب علم حاصل کیا ہوا تھا۔ ہر جماعتی تقریب میں ان سے تقریر کروائی جاتی نائیجیریا کے بعد ناروے آگئے جنوبی ساحلی علاقے میں رہائش اختیار کی۔ یہاں آپ صدر منتخب ہوئے وہاں ہم لوگ دو سال رہے نئے لوگ، نئی زبان، نیا ماحول، اقتصادی مشکلات مرکز سے پانچ گھنٹے کا سفر مگر ہر جماعتی فنکشن پر اوسلو حاضری دیتے۔ اسی عرصہ کے دوران ۸۹ء جوبلی کا سال بھی تھا۔ اللہ کے فضل سے خوب جوش وخروش سے فوزی صاحب نے اس کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ نے ایک اور سعادت ہمیں بخشی کہ ۸۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ڈنمارک سے (Kristian Sand) آئے یعنی جس شہر میں ہم رہتے تھے۔ یہ محض اتفاق تھا ورنہ یہ سب پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت نے تعاون کیا اور خوب غیر از جماعت مدعو کئے گئے۔ پھر ہم اوسلو شفٹ ہو گئے۔ یہاں وہ فوراً ہی جماعت کے سیکرٹری وصایا بنا دیئے گئے سیکرٹری تعلیم تربیت اور آخری وقت میں صدر حلقہ تھے۔

جس کام کو پکڑ لیتے خوب مستقل مزاجی دکھاتے ہوئے اس کے ساتھ لگے رہتے نائجیریا سے نکلتے ہوئے ارادہ کیا تھا کہ ناروے یونیورسٹی میں جا کر پڑھوں گا اوسلو یونیورسٹی میں تعلیم شروع کر دی یہاں آکر دوبارہ Botony میں دو سال لگا کر نئی زبان میں نئے سرے سے ایم ایس سی کی پھر M.A.Education کیا کیونکہ تدریسی شعبہ میں سروس کرنے کی ناروے میں یہ بڑی اور پہلی شرط ہے۔ آپ کو سروس بھی مل گئی لیکن اللہ کا بلاوا آ گیا۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اٹھارہ سال کی عمر میں انہوں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اپنی زندگی دعوۃ الی اللہ اور دین کیلئے وقف رکھوں گا۔ اس عہد کو انہوں نے ساری عمر نبھایا۔ نائجیریا میں خوب دعوت حق کی۔ نائیجیریا میں بھی ایک سکول میں ایک پاکستانی نے پرنسپل سے یہ سن کر کہ کوئی پاکستانی آرہا ہے بہت خوشی منائی۔ اپنا گھر ہمیں دے دیا ہر قسم کی محبت ہم سے کی ہر طرح کا خیال رکھا۔ مگر دوسرے دن ہی ان صاحب کو معلوم ہوا کہ ہم احمدی ہیں تو ان صاحب نے عرش سے زمین پر گرتے ہوئے ایک سیکنڈ نہ لگایا۔ غصے اور طیش کے عالم میں سامان اٹھا اٹھا کر باہر پھینکنے لگے اور بار بار فوزی صاحب کو جھلا جھلا کر کہتے اگر آپ شریف آدمی نظر نہ آرہے ہوتے تو میں آپ کا مار مار کر برا حال کر دیتا۔

جماعتی لٹریچر ہمیشہ ہر سفر میں اپنے ساتھ رکھتے جہاں موقع ملتا وہاں دعوت حق دیتے ناروے کے شہر Kristiansand میں دو سالوں میں نزدیک کے گاؤں اور ان علاقوں کے بازاروں میں پندرہ روزہ اسٹال لگاتے اور لٹریچر تقسیم کرتے۔ درامن شہر میں بھی ہر ماہ اپنا اسٹال لگاتے اور اپنے دونوں کم سن بیٹوں یاسر اور عامر کے ساتھ دعوت الی اللہ کرتے۔ یہاں اکثر گرجوں میں بھی جاتے اور تبادلہ خیالات کرتے۔ سروس کے دوران بارہا قرآن پاک خرید کر تحفوں میں دیئے۔

بیماری کے دنوں میں بھی ہسپتال میں ڈاکٹروں کو قرآن پاک اور حضور کی کتاب Rationality تقسیم کیں۔ بیماری کے دوران جب بھی گھر آتے لوگوں سے فون پر پہلے طے کر لیا ہوتا اور مجھے لے کر کتابیں تقسیم کرنے جاتے۔

سلسلے کے بزرگوں سے حد سے زیادہ محبت۔ بچوں کو پرانے بزرگوں کی باتیں خلفاء کی باتیں بتاتے رہتے تحدیث نعمت کوئی دس دفعہ پڑھی بچوں سے کہتے تھے تحدیث نعمت پڑھنے سے انسان کے اندر باکمال انسان بننے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خلافت اور خلفاء سے گہرا تعلق تھا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب ان کی بیماری کے دنوں میں ناروے ہمارے ہاں تشریف لائے تقریباً آٹھ دن ہمارے ہاں قیام کیا۔ بیماری اور تکلیف کے باوجود۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو پورا وقت دیا۔ سیریں کروائیں مسجد لے کر گئے دعوتوں میں ساتھ گئے گھر میں مسلسل ان کے ساتھ بیٹھ کر علمی نشستیں لگائیں ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلسیں کیں ان کے لیکچر ریکارڈ کئے۔

ہر باپ اپنے بچوں کیلئے شفیق ہوتا ہے ہر شوہر بھی بیوی کیلئے محبوب شوہر ہوگا۔ مگر میرے بچوں کے باپ کی اور ہی بات تھی۔ شفقت، محبت، نرمی، دھیما پن، شکر، صبر، توکل، قناعت، برداشت حلم کا مجموعہ تھا کبھی بھی بچوں یا میرے ساتھ اونچی آواز میں بات نہ کی۔ بڑی سے بڑی پریشانی یا مشکل آجاتی یہی کہتے اللہ پر توکل رکھو خدا کا خانہ خالی رکھا نہ کبھی غصے یا جوش میں بے قابو ہوئے۔ انتہائی پاک اور صاف ستھری زبان کبھی بھی کسی کو برا بھلا نہ کہا اگر مجھے ان کی کسی بات پر غصہ آتا ٹھنڈے دودھ کا گلاس لا کر ہاتھ میں دیتے۔ اور فون پکڑا کر کہتے لو اپنی کسی بہن کو فون کر کے میرے متعلق باتیں کر لو غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ مجھے سمجھ نہ آتی کہ اس ٹھنڈے مزاج کے آدمی کا کیا کروں۔

بچوں کو کبھی بھی اونچی اونچی آوازیں دے کر نہ بلایا۔ ہر بات میں یہی کہنا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیوہ نہیں کبھی بچے آپس میں جھگڑ پڑتے تو بچوں کو یہی کہتے کہ کبھی آپ کے امی ابو آپس میں جھگڑے ہیں جو آپ جھگڑ رہے ہو۔

سارے خاندان کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ ہمیں فوزی اپنی نیک عادتوں کی وجہ سے سب سے پیارا تھا۔ ہر وقت باوضو رہتے۔ میز پر بیٹھے کچھ لکھ رہے ہوتے میں الماری کے پاس کھڑی ہوں خود اٹھ کر کوئی کتاب وغیرہ پکڑتے۔ میں کہتی مجھے کہہ دیتے میں پاس ہی تو کھڑی تھی۔ ان کا جواب ہوتا رسول کریمؐ نے سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ اچانک آجانے والی بیماری کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تمام بیماری کے دوران اور بعد میں بھی ناروے جماعت نے ہر طرح سے سہارا دیا۔ خلیفہ وقت کی دُعائیں پیغامات ادویات نسخہ جات سب کچھ

آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو

اپنے ساتھیوں، بھائیوں، ہمسایوں کی غلطیاں تلاش کرنے کیلئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پہنچتا رہا۔ حضرت اقدس نے بیماری کے دوران بھی اور اجل آنے پر بھی مجھے اور بچوں کو اپنے دست مبارک سے دُعاؤں اور تسلی کے خطوط لکھے۔ مجلس عرفان میں میرے بچوں کو دیکھتے ہی ان کے باپ کے متعلق تعریفی کلمات کہے اور دُعا کی۔ ہر طرف سے خطوط ملے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے لکھا فوزی صاحب بہت نیک انسان اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ علمی قابلیت بھی خوب رکھتے تھے اور باعمل بھی مجھے ان کے پاس تھوڑے دن ہی رہنے کا موقعہ ملا لیکن وہ مجھ پر ایک مستقل اثر چھوڑ گئے۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

☆☆☆

محترم عبدالرحمٰن صاحب عابد مرحوم کا ذکر خیر

(عبدالعزیز کینڈا۔ عبدالہادی ناروے)

ہمارے والد محترم عبدالرحمٰن عابد صاحب 2 جون 2003ء کو ناروے میں وفات پاگئے مرحوم بہت سی صفات کے مالک تھے آپکا تعلق حکیم محمد حسین (مرہم عیسیٰ) صحابی کے خاندان سے تھا۔ آپ اُن کے نواسے تھے۔ جماعت سے مرحوم کی والہانہ محبت و عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ملازمت شروع ہوتے ہی نظام وصیت مین داخل ہوئے اور گھریلو تنگی ترسی کے باوجود چندہ وصیت اور دیگر لازمی چندہ جات میں کبھی بھی کوتاہی نہ کرتے تھے اور وفات تک نظام وصیت کے ساتھ منسلک رہے۔ اولاد کی بہترین تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے عزیز و اقارب بہن بھائی اور ماں باپ کی خدمت میں کسی طرح کی کمی نہ رکھی۔ مرحوم والدہ کی خدمت اس انداز سے کرتے کہ جب والدہ اُن کے گھر رہنے کیلئے آتیں تو صبح سویرے سے نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ نہایت خاموشی وانکساری سے سیب اور دودھ کا گلاس باقاعدگی سے اپنے سامنے کھلاتے اُس کے بعد دفتر کیلئے روانہ ہوتے۔

مرحوم کے بہن بھائیوں میں ایک بہن سادہ طبیعت کی تھیں۔ جو نہ صحیح بول اور سن سکتی تھیں اکثر اپنے ساتھ اپنے گھر میں ہی رکھتے اور اُنکی خدمت میں بھی کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔

دفتر میں بھی ان کی ایمانداری اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ ریٹائرمنٹ سے کچھ عرصہ قبل ان کے مخالفین نے ایک خود ساختہ درخواست محکمہ کے سیکرٹری کو دی جس میں احمدیت کو بنیاد بنا کر اُن پر کیچڑ اُچھالا گیا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی درخواست دینے والوں میں سے دو کا انتقال ہو گیا اور باقی ماندہ نے فوری طور پر درخواست واپس لے لی۔ مرحوم کی ایمانداری خلوص سادگی اور صداقت پورے خاندان کے علاوہ اُن کے دوست احباب میں بھی یکساں مقبول تھی جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ لکھنے کو تو پوری کتاب بھر جائے لیکن جگہ اور وقت کی کمی کی وجہ سے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ خداوند کریم سے دُعا گو ہیں کہ مرحوم کی اولاد کو ترقیوں سے نوازے اور اُن کی اہلیہ کو صحت وتندرستی والی زندگی دے اور عبدالرحمٰن عابد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور ہم سب پر خدا تعالیٰ اپنا خاص فضل کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

محترم مرزا محمد یعقوب صاحب مرحوم کا ذکر خیر

آپ 31 دسمبر 1931ء کو انڈیا کے شہر آسام میں پیدا ہوئے ۔اور ننگل میں پرورش پائی۔ آپ کے والد کا نام مرزا رحمت علی (مرحوم) اور والدہ کا نام حاکم بی بی (مرحومہ) تھا۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور صحابی کے پوتے تھے 1947ء کو پاکستان بنا تو آپ اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان کے ایک گاؤں ''احمد نگر'' سیٹ ہوگئے۔

آپ نے چنیوٹ ہوسٹل میں رہ کر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا پھر آپ کراچی ویزہ آفس میں کام کرنے لگے کوئٹہ میں بھی یہی کام جاری رکھا 1960ء میں آپ کی شادی ہوئی آپ نے 21 سال کی عمر میں وصیت کر لی تھی اور ساتھ ہی اپنی بیگم صاحبہ کی بھی آپ کے والدین بھی موصی تھے۔

آپ کو بے ایمانی سے سخت نفرت تھی اسلیئے وہ ویزہ آفس میں زیادہ عرصہ کام جاری نہ رکھ سکے کیونکہ اس پیشہ میں بے ایمانی کو لازم وملزوم رکھا جاتا تھا۔ آپ بہت نیک سادہ اور ایماندار شخصیت کے مالک تھے آپ ہمیشہ یہ کوشش کرتے کہ اپنے آپ کو رسول پاک صلعم کی شخصیت کے مطابق ڈھال سکیں یہاں تک کہ آپ کا کوئی کپڑا ابھی پھٹ جاتا تو اُسے پیوند لگا کر پہن لیتے مگر کپڑوں کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

آپ نے 26 سال کی عمر میں ملک سے باہر سفر کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے ایران، ترکی اور مڈل ایسٹ کے راستے ہوتے ہوئے جرمن تشریف لائے 4 سال وہاں رہنے کے بعد 1970ء کو ناروے تشریف لے آئے۔

ناروے آنے کے بعد آپ نے اپنا ڈرائی کلینرز کا کاروبار شروع کیا۔ آپ ناروے آنے والے پہلے احمدی تھے۔ آپ کی تبلیغ کی وجہ سے کافی لوگ احمدی ہوئے۔ آپ سے نیشنل امیر نور صاحب بھی متاثر تھے۔

آپ سفر کرنے کے بہت شوقین تھے۔ جب بھی کہیں جاتے بذریعہ بس یا ٹرین جاتے تاکہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہو سکیں جب بھی کہیں جاتے جماعت کے پمفلٹ جیب میں ہوتے اور انہیں ہر ملنے والے کو بانٹتے تاکہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔ وہ جماعت کے اکثر کام کرتے رہتے تھے وہ اس کیلئے اپنے آپ کو کسی عہدہ کا محتاج نہ سمجھتے تھے۔

آپ کو جماعت سے اتنا لگاؤ تھا کہ اپنے بچوں کو قادیان بھی دکھا کر لائے تاکہ وہ بھی دین سے استفادہ کر سکیں اور اپنے صحابہ کرام کی تمام مشہور جگہیں دیکھ سکیں۔ آپ بہت سادہ زندگی گزارتے بلکہ ہم سب کو بھی سادگی کی تلقین کرتے۔ باقاعدگی سے نماز بڑھتے ۔بیماری کی حالت میں بھی کبھی نماز نہ چھوڑی۔ آپ کو سات مرتبہ دل کے اٹیک ہوئے مگر ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتی اور بچ جاتے۔ ہر مشکل میں خدا تعالیٰ سے رجوع کرتے۔ جب بھی کوئی غلط بات کرتا اُسے آرام سے سمجھاتے کبھی کسی بات پر غصہ کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کوئی مشورہ طلب کرتا اُسے اچھا مشورہ دیتے تاکہ وہ اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ آپ کی شخصیت کا ایک خاص پہلو یہ تھا کہ جب بھی کوئی ایک دفعہ مل لیتا دوبارہ ملنا چاہتا۔

2003ء کو جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فوت ہوئے اُن کا آپ کو بہت دُکھ ہوا ساتھ اپنی بیگم صاحبہ کی بیماری کا بھی بہت سوچتے رہتے تھے۔ آپ آخری دنوں میں کافی بیمار رہنے لگے تھے کیونکہ وہ دل کے مریض تھے آخر کار آپ 28 جون 2003ء کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے آمین ثم آمین آپکی ناروے میں تدفین ہوئی۔

آپ نے اپنے بعد مرحومہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں 2 پوتیاں ایک پوتا اور ایک نواسی چھوڑے۔

☆☆☆

محترمہ سلطانہ اختر صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

(چوہدری مقصود احمد ورک اوسلو ناروے)

ہماری تایازاد بہن سلطانہ اختر صاحبہ محترم چوہدری مہتاب الدین صاحب ورک سب انسپکٹر پولیس کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کی پرورش شہر میں بڑے ناز سے ہوئی۔ آپ کی شادی زمیندار سرا خاندان میں ہوئی۔ شادی کے بعد چند سال دیہاتی زندگی بڑے صبر اور حوصلے سے گزاری۔ ابتدائی سالوں میں کافی مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ بڑی صابر تھیں۔ کبھی کسی قسم کا شکوہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ کے شوہر چوہدری رشید احمد صاحب سر ۱۹۷۰ء میں ناروے آئے۔ اللہ تعالیٰ فضل کیا۔ آپ کو مالی فراخی عطا کی۔ آپ کو زیورات بنوانے کا بہت شوق تھا۔ نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق عطا ہوئی۔ تو اپنے تمام زیورات اور جائیداد کی وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دی۔

آپ بہت ملنسار اور محبت سے پیش آتیں۔ اپنے بہن بھائیوں سے بہت پیار کا سلوک تھا والدین کی خدمت کرنے والی تھیں۔ بڑی مدبر تھیں۔ متنازع مسائل کو بڑی دانائی اور عقلمندی سے حل کرتیں۔ آپ خوش مزاج تھیں۔ اپنے آباؤ اجداد کی باتیں بڑی محبت سے کرتیں۔ اپنے بہن بھائیوں سے بڑی محبت شفقت سے پیش آتیں۔ بہت سخی تھیں۔ غرباء سے بڑی محبت اور عزت سے پیش آتیں۔ ان کی امداد بڑی فراخدلی سے کرتیں۔ غیر احمدی پڑوسیوں کے شر سے بڑی دانائی اور حکمت سے محفوظ رہتیں۔ عقلمندی اور دانائی کی وجہ سے بڑی ہر دلعزیز تھیں۔ سب میں باجی سلطانہ کے نام سے معروف تھیں۔ غرباء کا آپ کے گرد جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ بہت دُعا گو تھیں۔ اور دُعا پر بڑا یقین تھا۔ تہجد کے وقت بڑی تضرع سے دُعائیں کرتیں۔ آپ کا چھوٹا بیٹا فضل احمد ایک بہت بڑی مشکل میں پھنس گیا۔ بظاہر اس مشکل سے چھٹکارا کی کوئی آسان راہ نہ تھی۔ اس کیلئے بہت دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور آپ کی دُعاؤں کی برکت سے عزیزم کو اس پریشانی سے معجزانہ نجات دی۔ باجی مختلف عوارض میں طویل عرصہ سے مبتلا تھیں۔ بڑی تاخیر سے تشخیص ہوئی کہ آپ کو گلے کا کینسر ہے۔ اس موذی مرض سے ۱۳ رشہادت اپریل ۲۰۰۴ء کو اوسلو ناروے میں آپ کی وفات ہوئی۔ محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جماعت احمدیہ ناروے کے قبرستان Alfasat کے بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ان کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دُعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

انٹرنیشنل بک فیئر کوچین میں احمدیہ بک سٹال

صوبہ کیرلہ کے لوگ بلا امتیاز مذہب وملت مطالعہ کے شوقین ہیں اور 98 فیصد خواندہ ہیں یہی وجہ ہے کہ اس صوبہ سے بیشمار اخبار ورسائل شائع ہوتے ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بھی اس شعبہ نشر واشاعت سے بھرپور فائدہ اُٹھاتی ہے چنانچہ یہاں سے پچھلے 73 سال کے طویل عرصہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے ستیہ دوتن کے نام سے ماہانہ رسالہ شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ کیرلہ سے شائع ہونے والے مسلمانوں کے رسائل میں سے سب سے پرانا ہے اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے ستیہ مترم۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے الحق اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے النور رسالے باقاعدہ شائع ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہاں سے شائع ہونے والا انگریزی رسالہ بھی اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول ہے۔

قرآن مجید کے مالایالم ترجمہ کے علاوہ (اس کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا ہے) سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بعض کتب بھی مالایالم میں شائع شدہ ہیں۔

کیرلہ کے زیادہ تر احباب کو مطالعہ اور گہری تحقیق کے ذریعہ ہی احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق ملی ہے۔

کیرلہ کے طول وعرض میں جہاں بھی کتابوں کی نمائش اور فروختگی کیلئے سٹال لگایا جاتا ہے جماعت احمدیہ اس سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔

مورخہ ۳ تا ۱۲ دسمبر ۲۰۰۴ ایرناکلم میں انٹرنیشنل بک فیئر کے نام سے وسیع پیمانے پر نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جماعت احمدیہ نے بھی یہاں دو بک سٹال لیکر اُسے جاذب نظر بنا کر کتب کی نمائش اور فروختگی کا انتظام کیا۔ صبح ۹ بجے تا رات ۹ بجے تعلیمیافتہ لوگوں کی مسلسل آمد ورفت رہی۔ ہمارے سٹال میں ہمہ وقت بھیڑ ہوتی رہی۔ اور مسلسل تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب نے ڈیوٹی دی۔ ان کے علاوہ ایرناکلم کوچین پلوروتی اور کاکناڈ کی جماعتوں سے ۴۰ کے قریب خدام باری باری ڈیوٹی دیتے رہے۔

یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ قرآن مجید۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، سیرت النبیؐ مذہب کے نام پر خون وغیرہ مالایالم تراجم زیادہ تر فروخت ہوتے رہے۔ ان دس دنوں میں قریباً ۳۴ ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ بہت سارے لیٹر پیڈز اور پمفلٹ وغیرہ مفت بھی تقسیم کئے گئے۔

یہ بات دیکھنے میں آئی کہ مسلمانوں کی نسبت ہندو اور عیسائی لوگ ہی زیادہ تر کتب خریدتے رہے ہیں بعض مسلمان ایسے بھی نظر آئے جو قرآن مجید اور دیگر کتب خریدنے کے بعد دوسرے دن آئے اور یہ کہہ کر کتب واپس کردیں کہ ہمیں قادیانیوں کی کتابوں کی ضرورت نہیں انہیں قیمت واپس کردی گئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے تعصب مٹادے اور انہیں حق وصداقت پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کوچین سے شائع ہونے والے The New Indian Express کی ۷ دسمبر ۲۰۰۴ کی اشاعت میں اس نمائش کے مختلف سٹالوں کے بارے میں جائزہ لیتے ہوئے احمدیہ بک سٹال کے بارے میں اس طرح تبصرہ شائع ہوا ہے۔

’’ان کے علاوہ لوگوں کی بھیڑ کو اپنی طرف کھینچنے والا ایک بک سٹال احمدیہ مسلم جماعت کا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد کی تصنیف Murder in the name of Allah بنیاد پرست دقیانوس مسلمانوں کے قائم کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے والی ہے اسی طرح ایک کتابچہ ’’شری رام ایک سچے پیغمبر تھے‘‘ مذہبی رواداری کے پیغام اور شری رام چندر جی کے بارے میں اسلام نظریہ کی عکاسی کرنے والا ہے۔

اور مولوی قمر الدین صاحب نے بتایا کہ ہماری تمام کتب ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ Love for all hatred for none کے اسلامی فلسفہ کو واضح کرنے والی ہیں اور ہمارے مذہب اسلام کے متعلق پیدا کی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے والی ہیں‘‘۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

چندہ پورو کا ماریڈی میں تربیتی اجلاس

5.12.04 کو چنداپور میں زیر صدارت مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت چنداپورو کا ماریڈی تربیتی اجلاس ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا اس پروگرام میں جماعت چنداپور اور جماعت کا ماریڈی کے تقریباً سبھی خدام نے شرکت کی جلسہ سے قبل اجتماعی دعا کے ساتھ کرکٹ میچ شروع ہوا نصف حصہ کھیل ختم ہونے کے بعد نماز ظہر اور عصر نماز جمع کرکے پڑھی گئی اور بعد میں جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے تفصیل سے خدام کی ذمہ داریاں اور خاص کرکے نظام کی اہمیت اور اطاعت پر روشنی ڈالی مکرم عطاء اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنداپورو کا ماریڈی نے خادم کا عہد دہرایا صدر اجلاس نے خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کو برخاست کیا بعد میں کھیل کا بقیہ حصہ کھیلا گیا یہ کھیل ٹھیک ۵ بجے تک جاری رہا اس کے بعد گراونڈ میں ہی انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ (محمد اقبال کنڈوری)

گورنر چھتیس گڑھ کو قرآن مجید کا تحفہ

مورخہ 14 دسمبر 2004 کو خاکسار اور مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردا نے صوبہ چھتیس گڑھ کے گورنر جناب کے ایم سیٹھ صاحب Home Minister جناب برجموہن اگروال۔ وزیر خزانہ جناب امر اگروال صاحب سے رائے پور میں ملاقات کی۔ جماعتی لٹریچر کا تحفہ دیا۔ اس سے قبل خاکسار نے مورخہ 12 دسمبر 2004 کو مکرم ڈاکٹر سکراجیت نائک ایم ایل اے سریا و سابق ایری گیشن منسٹر چھتیس گڑھ سے ملاقات کرکے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی دعوت دی موصوف کافی متاثر ہوئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا کرے۔ (حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

رامنا گوڑم (آندھرا) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ نومبر ۲۰۰۴ کو بعد نماز مغرب مکرم عباس علی انصار صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا تلاوت قرآن پاک عزیزم عابد نے کی نظم عزیزہ فردینہ بیگم نے سنائی۔ پہلی تقریر مولوی سراج احمد صاحب نائب سرکل انچارج نے کی۔ دوسری مولوی کے ٹی محمد علی صاحب نے کی تیسری خاکسار نے کی سب نے اپنی تقریر میں تربیتی امور پر زور دیا آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ (یعقوب پاشاہ معلم رامنا گوڈم ورنگل)

علاقہ کرشنہ وگنٹور میں تربیتی جلسہ

مورخہ 10.11.04 کو جماعت احمدیہ کنڈے وعلاقہ کرشنہ وگنٹور آندھرا پردیش میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مکرم پی ایم رشید صاحب نمائندہ صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش نے کی تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ مدینہ باشاہ معلم نے کی بعدہ خاکسار کے علاوہ مکرم زین العابدین صاحب سرکل انچارج نلگنڈہ مکرم پی ایم رشید صاحب مکرم معلم صاحب سرکل انچارج گوداوری نے مختلف تربیتی امور پر تقریر کی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اس اجلاس میں 50 افراد مرد وزن نے شرکت کی۔

رات ۹ بجے جماعت احمدیہ دیمور علاقہ گنٹور آندھرا پردیش میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مکرم پی ایم رشید صاحب نمائندہ صوبائی امیر صاحب نے کی تلاوت قرآن کریم صدر صاحب جماعت احمدیہ دیمور نے کی نظم مکرم شیخ مستان صاحب معلم وقف جدید نے پڑھی بعدہ مکرم پی ایم رشید صاحب مکرم زین العابدین صاحب مکرم جعفر سرکل انچارج گوداوری اور خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں سو افراد نے شرکت کی۔

مورخہ 11.11.04 کو دو جماعتوں جماعت احمدیہ نرسائے پا۔ جماعت احمدیہ پلودے موریہ پہاڈو میں جلسہ ہوا۔ (یعقوب علی نیاز)

اخبار ’’ہفت روزہ بدر‘‘ کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر وپبلشر	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴۔ قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے

پرنٹر وپبلشر قادیان

پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

برمنگھم انگلستان میں احمدیہ مسجد دارالبرکات کا افتتاح

مورخہ یکم اکتوبر ۲۰۰۴ کو امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مسجد دارالبرکات میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر دو ہزار کے لگ بھگ احمدی مردوزن موجود تھے۔ برمنگھم میں ایک بڑی مسجد کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں برمنگھم جماعت کی تاریخ مختصر اً بتائی۔ آپ نے فرمایا کہ برمنگھم میں 1960 میں جماعت قائم ہوئی تھی جو صرف 5 افراد پر مشتمل تھی پھر جماعت کی تعداد بڑھنا شروع ہوئی تو مسجد کیلئے نئی جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ ۱۹۹۴ میں برمنگھم کونسل نے یہ عمارت مارکیٹ میں فروخت کرنے کیلئے رکھی۔ جماعت احمدیہ نے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بلڈنگ Listed ہے اور انتہائی خستہ حالت میں ہے۔ کونسل نے یہ بلڈنگ اس شرط پر کہ جماعت احمدیہ اس کو اصلی حالت میں محفوظ رکھے گی اور اس کی مرمت وغیرہ کرائے گی صرف ۲۰۰ پونڈ میں فروخت کردی۔ اس جگہ کا رقبہ 1.75 ایکڑ یعنی 31 ہزار مربع فٹ ہے اور اس کی مرمت پر 1.6 ملین پاؤنڈ یعنی 16 لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔ بہت سارا کام جماعت احمدیہ کے رضا کاروں نے کیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ آج اس مسجد کے افتتاح کے دن عہد کریں کہ آپ آپس میں پیار و محبت سے رہیں گے۔ تمام رنجشیں دور کریں گے اور اس خانہ خدا سے ہمیشہ امن و سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچاتے رہیں گے مزید فرمایا کہ آپنے اس مسجد کے ساتھ تعلق کو بڑھانا ہے اور اپنی اولادوں کی بھی اس نہج پر تربیت کرنی ہے کہ اُن کو بھی احساس ہو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا بھی نمازوں میں ہے۔ آپ نے نمازوں کے قیام کی اہمیت کے بارے میں قرآن حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تاکیدی نصائح فرمائیں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (رشید احمد چوہدری)

بقیہ صفحہ: 1

تو صرف اس واسطے پرمیشر کی راہ میں مصائب شدائد برداشت کئے تھے کہ جب تک ہم رہیں گے پرمیشر کے ہوکر رہیں گے۔ ان کو پرمیشر کی بیوفائی کا تو خیال نہ تھا۔ ایک شخص کسی سے بہت محبت رکھتا ہے اور آگے پیچھے اس کی محبت کے گن گاتا پھرتا ہے اگر وہ مرجائے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دشمنی بھی ساتھ لے گیا ہے۔

اور پھر اس بات کو بھی سمجھنا چاہئے کہ مکتی خانے سے باہر نکالنے کیلئے جو گناہ پرمیشر نے ان کے ذمہ رکھے ہوئے ہوں گے وہ بہر صورت ایک ہی قسم کے ہوں گے یہ تو جائز نہیں کہ کسی کو کسی گناہ سے نکال دیا جاوے اور کسی کو کسی گناہ کے سبب سے لیکن کیا یہ انصاف ہے کہ باہر نکالتے وقت باوجود ایک ہی قسم کے گناہ ہونے کے کسی کو مرد اور کسی کو عورت اور کسی کو گدھا اور کسی کو بندر بنادیا غرض قصہ کوتاہ اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف میں اپنی صفات کاملہ کا بیان کرکے ان مذاہب باطلہ کا ردّ کیا ہے جو عام طور پر دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 38 تا 41 مطبوعہ لندن)

اعلان نکاح

عزیز مکرم طاہر احمد صاحب صدیقی ابن مکرم منیر احمد صاحب صدیقی ساکن فلک نما حیدر آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ امۃ الحسینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حاجی پیراں صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد اکیس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 27 دسمبر 2004 بروز سوموار بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں فرمایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے باعثِ برکت و موجب ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اس خوشی میں مبلغ یکصد روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔ (محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید قادیان)

دارالسلام (تنزانیہ) کے عالمی میلہ میں احمدیہ بک سٹال

(رپورٹ: فیض احمد زاهد - امیر و مشنری انچارج تنزانیه)

ماہ جولائی کے پہلے ہفتے میں تنزانیہ کے شہر ''دارالسلام'' میں ایک عالمی میلہ منعقد ہوتا ہے جس کا نام ساتویں مہینے (جولائی) کے پہلے سات ایام کی مناسبت سے ''سبع سبع'' ہے۔ اس عالمی میلے میں دنیا بھر کے ممالک کی شرکت ہوتی ہے اور ہر ملک اپنی مصنوعات کا تعارف کرواتا ہے۔ یہ میلہ ایک بہت بڑی وسیع جگہ پر منعقد ہوتا ہے۔ پورے میلے میں صرف جماعت احمدیہ کو کتب کا سٹال لگانے کی اجازت ہے جس میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ اور تعارف کروانے کی توفیق ملتی ہے۔

ایک دور میں جماعتی کتب کی فروخت میں غیر احمدیوں کی طرف سے رکاوٹیں بھی ڈالی جاتی تھیں لیکن اب صرف خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی کتب فروخت کرسکتی ہے باقیوں کو اس کی اجازت نہیں۔ دوسری بڑی انفرادیت یہ ہے کہ اس پورے علاقے میں صرف جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے کہ وہاں مسجد تعمیر کرے جہاں ہر فرقہ کے لوگ آکر نماز ادا کرتے ہیں۔ خواتین کے لئے بھی الگ نماز کی جگہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

بک سٹال کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر مبنی بینرز اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر سے سجایا گیا تھا جو کہ زائرین کی دلچسپی کا باعث تھا۔ امسال میلے کا افتتاح تنزانیہ کے نائب صدر علی محمد شین صاحب نے کیا۔

قرآن کریم کی تلاوت

یہ خصوصیت بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئی کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

کتب

خدام و انصار نے بڑی محنت اور لگن سے جماعتی کتب کو بڑے قرینے سے سجایا تھا۔ چونکہ جماعت کا سٹال برلب سڑک ہے اس لئے زائرین اس میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ خصوصاً مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ قرآن مجید کے تراجم کے حوالے سے ملکی و غیر ملکی احباب نے جماعتی خدمت کو سراہا۔

تبلیغ

جماعتی کتب اور لٹریچر اپنی ذات میں بہت بڑی تبلیغ تھی تاہم ہمارے معلمین اور انصار و خدام پر مشتمل ایک ٹیم ہمہ وقت زائرین کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے موجود تھی۔ 11500 کی تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

سٹال پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر آویزاں تھیں۔ ایک روز ایک دوست سٹال پر تشریف لائے اور دیر تک حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کو غور سے دیکھتے رہے اور پھر بڑی ہی رقت آمیز حالت میں تصویر کو بڑی محبت سے بوسہ دے کر چلے گئے۔

الحمد للہ یہ میلہ جماعت احمدیہ کے پیغام کی اشاعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

❀❀❀❀❀

منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم شعیب احمد صاحب کی برائے سال 2004-2006 صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO, INDIGO MARINA & OMNI VAN.
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

:: وصایا ::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15376: میں محمود احمد ولد مکرم عبد الباری مرحوم قوم گوجر پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ اور والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ابھی تک جائیداد بہن بھائیوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

خاکسار جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہے اور وظیفہ صدر انجمن کی جانب سے ماہوار -/۸۷۶ روپے ہے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار پر چندہ وصیت ادا کرونگا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید مبشر احمد عاقل قادیان	محمود احمد	باسط رسول ڈار قادیان

وصیت نمبر 15377: میں کے ایم عثمان ولد مکرم کے اے عبد المجید قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

خاکسار جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہے اور وظیفہ صدر انجمن کی جانب سے ماہوار -/۸۷۶ روپے ملتا ہے۔ مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار پر چندہ وصیت ادا کرونگا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ایم ابوبکر قادیان	کے ایم عثمان	رفیق احمد بیگ قادیان

وصیت نمبر 15378: میں طاہر احمد سلیجہ ولد مکرم محمد ظفر عالم صاحب سلیجہ مرحوم پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں مکان والدہ کے نام ہے جو ابھی اللہ کے فضل سے حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ہوگی اس کی خاکسار اطلاع کر دیگا۔

میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/۴۴۶ روپے ہے۔ جو کہ جامعہ احمدیہ وظیفہ کے طور پر دے رہی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قریشی محمد رحمۃ اللہ قادیان — العبد طاہر احمد سلیجہ — گواہ شد طاہر احمد بدر قادیان

وصیت نمبر 15379: میں ایم نصرت ظفر زوجہ ایم ظفر احمد صاحب مبلغ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیا تھور ڈاکخانہ کوڈیا تھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۳-۱۲-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی کنگن ۷ عدد ساڑھے گیارہ تولہ (فی تولہ ۸ گرام) ۵ عدد چین طلائی ساڑھے ۱۵ تولہ ۳ عدد انگوٹھی آدھا تولہ۔ کان کی بالی ۳ جوڑی ڈیڑھ تولہ۔ جملہ زیورات ۲۲ کیرٹ کے ہیں۔

حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰۰ وصول شد۔ مکان مع زمین ۱۶ سینٹ قیمت اندازاً -/۸۰۰۰۰۰ روپے۔ باغات مشترکہ ناریل ۱۴ ایکڑ میں تین افراد حصہ دار ہیں۔ فروخت کیا ہے۔ جس سے ۱۵ لاکھ روپے ملیں گے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۵۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ایم ظفر احمد کالیکٹ	ایم نصرت ظفر	محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15380: میں شفقت محمود ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب عالم جامعہ احمدیہ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۴۳۸ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم قادیان	شفقت محمود	تنویر احمد خادم قادیان

وصیت نمبر 15381: میں روشن احمد ولد محترم بیجاب خان صاحب قوم احمدی پیشہ طالب عالم جامعہ احمدیہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	روشن احمد	نوید الفتح قادیان

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ شکوری بیگم آف ہتھلانہ ہریانہ بیمار ہیں ان کے کولہے میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ چلنے سے معذور ہیں ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر پچاس روپے۔

(مستری حکیم الدین کرنال)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ۲؍دسمبر ۲۰۰۴ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم محمد انور عارف صاحب (ابن مکرم محمد عالم بدر صاحب آف سرگودھا) مورخہ ۲۸؍نومبر ۲۰۰۴ کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گزشتہ دو سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۵۱ سال تھی۔ آپ مکرم محمد اشرف عارف صاحب (مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا) کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو کراچی حلقہ نور اور کراچی ساؤتھ میں مختلف شعبہ جات میں خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ بہت غریب پرور اور نیک انسان تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱۔ مکرمہ عامرہ ممتاز صاحبہ (اہلیہ مکرم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب ربوہ) مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک، خلیق، دُعاگو اور متقی خاتون تھیں۔

۲۔ مکرمہ زرینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حکیم محمد افضل فاروق صاحب۔ اُوچ شریف) بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محمد اکرم عمر صاحب (مربی سلسلہ سپین اور گوئٹے مالا) کی والدہ تھیں۔ نہایت نیک، صاحب رؤیا و کشوف اور خلافت سے سچا پیار کرنے والی مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے ۴ بیٹیاں اور ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳۔ مکرم چوہدری نور الدین امجد خان صاحب (ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش) مورخہ ۱۹؍نومبر ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۷۲ سال تھی۔ آپ مکرم خان بہادر ابوالہاشم خان چوہدری صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ محترم عبدالاوّل خانصاحب (مربی سلسلہ) کے ماموں تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ نومبر ۲۰۰۴ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی

نماز جنازہ حاضر:

مکرم مظفر احمد صاحب یکم نومبر ۲۰۰۴ء کو یو کے میں بعمر ۴۷ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے والد حضرت میاں نذیر محمد صاحب صحابیؓ تھے۔ آپ بڑے خوش اخلاق، ملنسار، دعاگو اور مخلص احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑے سرگرم رہتے۔ بیس سال تک آپ نے ویمبلڈن جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب (سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ) ۲۳ اور ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کی درمیانی رات ۹۱ سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت قریشی شیخ محمد صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیؓ تھے۔ آپ کو یکم مئی ۱۹۳۹ء سے ۳۰؍جون ۲۰۰۳ء تک مختلف حیثیتوں سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ تعلیم الاسلام کالج کے ہیڈ کلرک، نائب افسر خزانہ، محاسب، آڈیٹر صدر انجمن نیز انصار اللہ پاکستان کے آڈیٹر رہے۔ اسی طرح مرکزی جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر بھی آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ آپ نے تمام خدمات کے حوالے سے ہمیشہ خلیفہ وقت کی اطاعت کے قابل تقلید نمونے پیش کئے۔ ہجرت کے وقت جماعتی اثاثوں کے منتقلی کیلئے تاریخی کردار ادا کیا۔ جس کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ ربوہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۲۔ مکرمہ کلثوم بیگم رحمانی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی۔ ایڈووکیٹ مرحوم) ۳؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کو طویل علالت کے بعد کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی نہایت محنتی، فرض شناس اور انتھک کارکنہ تھیں۔ نماز، روزہ، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرنے والی، اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

۳۔ مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عبدالحئی صاحب مرحوم) ۱۶؍اگست ۲۰۰۴ء کو ۷۸ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں، کراچی میں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر صحابیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور ماسٹر نواب دین صاحب آف دنیا نگر جو کہ ۳۱۳ صحابہ میں سے ایک ہیں کی پوتی تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے نیک اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔

۴۔ مکرم احمد عبدالجمیل صاحب (ابن مکرم احمد عبدالمجیب صاحب۔ فرینکفورٹ جرمنی) بعض نامعلوم افراد کے حملہ کے نتیجہ میں ۸؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کی شب ۴۴ سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم اسفندیار منیب صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر وقف جدید کے بڑے بھائی تھے۔ نہایت غریب پرور اور مالی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ آپ نے اپنے بعد بوڑھے والد کے علاوہ بیوہ، دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ بچے ابھی کم سن ہیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قرارداد تعزیت منجانب اراکین جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد بروفات محترم نعمت اللہ غوری صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر

محترم محمد نعمت اللہ صاحب غوری سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے اچانک حادثہ میں وفات پاجانے سے جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اسلئے ہم جملہ اراکین جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان سے اپنے دلی جذبات اور گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں مرحوم ایک ملنسار صائب الرائے اور غریب پرور انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کے بہنوئی مکرم توفیق محمد صاحب آف اولڈ ٹاؤن بھونیشور اڑیسہ مورخہ 7.11.04 بروز اتوار بعمر ۵۲ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت ہی نیک سعید الفطرت صوم صلوٰۃ کے پابند اور دُعاگو شخص تھے مرحوم اپنے علاقوں اور آفس میں کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے دوسرے دن ظہر کے بعد تدفین ہوئی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (غلام احمد خان بھونیشور)

درخواست دُعا

● خاکسار کی دونوں بیٹیاں واقفات نو ہیں اکثر بیمار و کمزور رہتی ہیں نیز اہلیہ والدین بھی ہمیشہ بیمار رہتے ہیں ان سب کی صحت و تندرستی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مختار شکیل بھٹی راجوری۔ خادم سلسلہ احمدیہ سرکل امرتسر۔ پنجاب)

● پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدام سلسلہ کی دینی و دنیاوی روحانی و جسمانی ترقیات مریضوں کی شفایابی اسیران راہ مولیٰ کی رہائی نیز میرے سسرال کے غیر احمدی رشتہ داروں کے قبول احمدیت کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(طاہرہ رب احمدی بھدرک)

● ...... خاکسار کا بیٹا عزیزم عطاء الباری برہ پورہ بہار (وقف نو) امسال میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ اس کی کامیابی کیلئے نیز روشن مستقبل کیلئے اسی طرح خاکسار کی صحت میں برکت دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

● سید عبدالواسع صاحب ولد سید عبدالرفیع برہ پورہ بھاگلپور کی طبیعت خراب رہتی ہے اسی طرح برہ پورہ کی مکرمہ فاطمہ خاتون صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئی ہیں ہر دو کی شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سید عبدالنقی برہ پورہ بہار)

● مکرم تراب خان صاحب ساکن غنچہ پاڑہ اڑیسہ اپنے والدین اہل و عیال۔ بہن بھائی کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں اعانت بدر ایک صد روپے۔

● ...... مکرم حیدر علی خان صاحب غنچہ پاڑہ اڑیسہ مرحوم والد صاحب و دادا۔ دادی کی مغفرت و درجات کی بلندی کیلئے اسی طرح اپنی دینی و دنیاوی ترقیات و روزگار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر پچاس روپے)

● محترمہ ذکرن بی بی صاحبہ اپنے مرحوم خاوند کی مغفرت و بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے بچوں کے نیک خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر پچاس روپے۔ (انصار علی خان معلم شولاپور مہاراشٹر)

قربانی کا فلسفہ وحقیقت : طاہر احمد بیگ طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا فرما کر قربانی کی حقیقت اور اس کے فلسفہ پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ محض قربانی کوئی چیز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ جذبۂ اخلاص قدر و قیمت رکھتا ہے جو اس قربانی کے پس پشت ہوتا ہے اگر کوئی شخص اعلیٰ درجہ کا دُنبہ تو ذبح کر دیتا ہے لیکن وہ قربانی میں اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کو مدنظر نہیں رکھتا تو اس کی یہ قربانی خدا تعالیٰ کے حضور ایک پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھ سکتی یہ لطیف اشارہ اللہ تعالیٰ نے منسکا کا لفظ استعمال فرما کر کیا ہے جس کے معنیٰ عربی زبان میں شرعة النسك، نفس النسك اور موضع تذبح فيه النسكة کے ہوتے ہیں یعنی منسک قربانی کے طریق کو بھی کہتے ہیں جہاں قربانی کی جاتی ہے اور نسكة کا لفظ جو عربی زبان میں قربانی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے نسک سے نکلا ہے اور نسک للہ کے معنیٰ ہوتے ہیں تطوع بقربة و ذبح لوجهه (اقرب) یعنی کسی نیک کام کو بغیر اس کے کہ اُسکے کرنے کا حکم دیا گیا ہو یا بغیر اس کے کہ اُسکی ذمہ داری کسی پر ڈالی گئی ہو اپنی خوشی اور رضاء سے کسی شخص نے سرانجام دیا اور اس نیت سے کام کیا کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اُسے حاصل ہو جائے گویا نسیکة کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ جبر کے ماتحت نہ ہو بلکہ طبعی رغبت اور ارادہ اور خواہش سے ہو اور پھر خالصۃً للہ ہو اور اسی طرح نسك الثوب کے معنے ہوتے ہیں غسله بالماء فطهره اس نے کپڑے کو پانی سے دھویا اور اُسمیں سے ہر قسم کی میل نکال دی پس اس آیت میں منسکًا کا لفظ استعمال فرما کر اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم ہمیشہ اپنی خوشی اور بشاشت قلبی کے ساتھ قربانیوں میں حصہ لو یہ نہ ہو کہ تمہیں کسی کا جبر قربانی پر آمادہ کر رہا ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی قربانی مقبول ہوتی ہے جو بشاشت قلب کے ساتھ کی جائے دوم صرف بشاشت قلب کا مدنظر رکھنا ہی تمہارے لئے ضروری نہیں بلکہ اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانیاں کرو اور تیسری بات یہ ہے کہ قربانی کرتے وقت اپنے دل کے تمام گوشوں کو ٹٹولو اور دیکھو کہ کیا کسی دنیوی غرض کی ملونی تو اس میں نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو تمہاری قربانی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکتی یہ نہایت لطیف اور قیمتی اسباق اللہ تعالیٰ نے محض ایک چھوٹے سے لفظ میں بیان کر دیئے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر انسان اپنی قربانیوں کے اعلیٰ نتائج حاصل کر سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ صفحہ ۵۱ تا ۵۲)

الٰہی جماعتوں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لوگ قربانی کر کے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے بن جائیں روحانیت کے اعلیٰ درجہ کے مقام تک پہنچنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اعلیٰ قسم کی قربانی کرے اور قربانی کرنے میں صرف یہ بات مدنظر ہو کہ خدا کا حقیقی قرب حاصل ہو موجودہ دور میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ قربانی کی حقیقت کو سمجھ کر اپنے دوسرے بھائیوں کو آگاہ کرے اور مل کر قربانی کریں کیونکہ دور حاضر میں جماعت احمدیہ میں حقیقی قربانی کا جذبہ ہے۔ اللہ کے حضور دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یاد رکھو قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ گوشت یا اُن کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اُن میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ صفحہ ۵۷)

یہ بات مدنظر ہونی چاہئے کہ ظاہری قربانی میں ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اپنی ہر محبوب چیز خدا کے حضور قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔ ☆

عطا ایسا کردے نیا سال اللہ!

مصائب کو ماضی میں ہی ڈال اللہ!
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !
امیدوں کے روشن ہوں سب آشیانے
شب و روز الفت کے گائیں ترانے
لگیں رنج و آلام و غم سب ٹھکانے
نہ دشمن چلے اب کوئی چال اللہ !
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !
مٹا دے سبھی رنجشوں کا اندھیرا
دکھا ہر نظر کو تو یارب سویرا
کرے دوستی دل میں پھر سے بسیرا
بنا دے مقدر کو خوشحال اللہ !
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !
رہے دور ماضی کا ہر معاملہ بھی
کھلے شادمانی کا پھر راستہ بھی
نئی منزلوں سے رہے واسطہ بھی
نہ پھینکے مکر کا کوئی جال اللہ !
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !
خلوص و محبت کی تو زندگی دے
عبادت ریاضت کی ہی دلکشی دے
لکھیں حمد تیری ہی وہ شاعری دے
رہے مجھ پہ روشن مرا حال اللہ !
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !
ملے ڈوبتے کو ہمیشہ کنارا
ہر اک سمت پھیلے سدا بھائی چارہ
خدایا ملے ہر کسی کو سہارا
امن و اماں ہو زماں کا مقدر
محمدؐ کی شمع ہو ہر جا منور
نہ دیکھا ہو اس سے سماں پہلے بہتر
کہیں نہ رہے کوئی بے حال اللہ !
عطا ایسا کردے نیا سال اللہ !

(منور احمد بسمل، ولور ہمپٹن یوکے)

درخواست دُعا

خاکسار کا پوتا عزیز ہمیر احمد (وقف نو) ابن مکرم عبد المجیب شاہد صاحب نے اگست 2004 میں جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے اور تمام واقفین نو کو دینی و دنیاوی ترقیات اور وقف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے یہ تمام بچے بہترین مبلغ بنکر جامعہ سے نکلیں اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ آمین۔

(محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 18 Jan 2005 Issue No : 3

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے موقع پر معززین مُلک کے پیغامات

پیغام صدر جمہوریہ ہند

राष्ट्रपति के निजी सचिव
PRIVATE SECRETARY
TO THE PRESIDENT

राष्ट्रपति भवन,
नई दिल्ली-110004.
RASHTRAPATI BHAVAN,
NEW DELHI - 110004.

No.9/Per Cell/2004

November 16, 2004

(Reference your letter dated 26 October 2004 regarding 113th Annual Gathering (Jalsa Salana) at Qadian (District Gurdaspur) scheduled to be held from 26 to 28 December 2004.

While thanking you for your kind invitation, the President regrets his inability to accept your request owing to his other commitments during that period.) The President wishes the Jalsa Salana all success.

With regards,

Yours sincerely,

(H. Sheridon)

☆...... آپ کی چٹھی محررہ 26 اکتوبر 2004 بابت 113 ویں جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 26 تا 28 دسمبر 2004 موصول ہوئی۔ آپ کے دعوت نامے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان دنوں اپنی بعض مصروفیات کے باعث جلسہ سالانہ میں شرکت کی خواہش کو پورا نہ کرسکنے کی وجہ سے صدر مملکت معذرت خواہ ہیں۔
صدر مملکت جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

AMIT SHAH

No. M.O.S./Home, P.E.&T./ /2003
Minister of State,
Home, Police Housing,
Border Security, Civil Defence,
Home Guards, Gram Rakshak Dal,
Prison, Prohibition, Excise, Transport,
Government of Gujarat,
Block No. 2/3, Sardar Bhavan,
Sachivalaya, Gandhinagar-382 010.
Phone : 3225920, 3243503, 3250233-34
E-mail : amitshahmla@rediffmail.com
mlasarkhej@gujrat.gov.in
Date :
21.12.2004

Message

Thank you for your invitation to attend the 113th Annual Gathering (Jalsa Salana) of Ahmadiyya Muslim Community is being held at Qudian, Punjab From December 26th to 28th 2004. In fact, I was knee on attending it, but I am pre-occupied with some other programmes during this period.

I appreciate the Jamaat's motto of "love for all hatred for none" which should be the cardinal principle of all mankind in order to foster the spirit of tolerance, universal brotherhood, compassion & mercy and spirit of Justice as well in the present scenario of hatred and violence.

I sincerely wish the congratulation to be a grand success and I extend my best wishes for Jalsa Salana, the 113th Annual Convention of Ahmadiyya Muslim Community.

(Amit Shah)

میں جماعت احمدیہ کے ماٹو
Love For All Hatred For None کی قدر کرتا ہوں

☆...... احمدیہ مسلم جماعت کے 113 ویں جلسہ سالانہ، جو قادیان میں 26 تا 28 دسمبر منعقد ہونے جارہا ہے میں شمولیت کی دعوت پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ فی الحقیقت میں اس جلسہ میں شامل ہونے کا خواہش مند تھا لیکن بعض مصروفیات کے باعث اس جلسہ میں شرکت نہ کرسکنے کا مجھے بیحد افسوس ہے۔
میں جماعت کے ماٹو Love For All Hatred For None کی قدر کرتا ہوں یہ ماٹو بنی نوع انسان میں صبر و برداشت کی روح، عالمی اخوت، رحم اور ہمدردی اور انصاف کے جذبہ کو بڑھانے میں موجودہ نفرت اور تشدد کی دنیا میں ایک بنیادی کردار ادا کرسکتا ہے۔ میں اخلاص کے ساتھ جلسہ کی عظیم کامیابی کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور جلسہ سالانہ کیلئے اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ (امیت شاہ منسٹر آف سٹیٹ، گجرات)

प्रधान मंत्री
Prime Minister

MESSAGE

I am glad to know that the 113th Annual Gathering (Jalsa Salana) of Ahmadiyya Muslim Community is being held at Qadian from 26th to 28th December, 2004.

Founded by His Holiness Hazrat Mirza Ghulam Ahmad in 1889 the Ahmadiyya Community is well known for its dynamism and emphasis on humanitarian activities in the field of education and health. Infused by the noble heritage of Islam, it has harnessed its constructive and integrative values and woven them to their outlook and life style. Spread over 178 countries, the Community is a great cementing force for mankind articulating the theme of unity and understanding. I am sure that the 113th Annual Gathering of the Community would help it to revitalize itself and carry forward its lofty objectives with renewed vigour.

On this occasion, I have great pleasure in extending my greetings and good wishes to the organizers and participants for the success of the Gathering.

New Delhi
December 18, 2004

(Manmohan Singh)

جماعت احمدیہ تعلیم اور صحت کے میدان میں
انسانی خدمات پر اپنی ساری طاقت صرف کرنیکے لحاظ سے معروف ہے۔ وزیر اعظم ہند

☆...... مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم جماعت کا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان میں 26 تا 28 دسمبر 2004 منعقد ہونے جارہا ہے۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد کے ذریعہ 1889 میں بنیاد رکھی گئی یہ جماعت صحت اور تعلیم کے میدان میں انسانی خدمات پر اپنی ساری طاقت صرف کرنے کے لحاظ سے معروف ہے۔ اسلام کی عظیم اور عمدہ روایات سے متصف یہ جماعت تعمیری کاموں کے لحاظ سے معروف ہے اور اتحاد و اتفاق جیسی اعلیٰ اقدار پر قائم ہے اور اس جماعت نے دوسروں کو بھی ان اقدار پر قائم کیا ہے۔
178 ممالک میں پھیلی یہ جماعت انسانیت کے اتحاد کیلئے ایک عظیم طاقت ہے جو اتحاد اور اتفاق اور افہام و تفہیم کی فضا کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ 113 واں جلسہ سالانہ جماعت کو اپنے عظیم مقاصد کو آگے بڑھانے میں اور ایک نئی طاقت عطا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ اس موقع پر تمام منتظمین اور شاملین جلسہ اور جلسہ کی کامیابی کیلئے نیک خواہشات بھیجتے ہوئے میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

SHIBU SOREN
Member of Parliament
(Lok Sabha)
Coal Minister
(Govt. of India)

224, North Avenue
New Delhi - 110001
Phones 3793857, 3793861

खुशी है कि जमाते अहमदिया इन्टरनेशनल के तरफ से सर्व धर्म सम्मेलन का आयोजन किया जा रहा है, जिसमें देश-विदेश के प्रबुद्ध लोग सरीक होंगे जो कि वर्तमान में देश-विदेश के मानवीय सम्मान व्यक्तता के लिए अति आवश्यक है। मेरी भी ईच्छा है कि इस तरह के आयोजन में मानवता के प्रति अपनी भावना व्यक्त करूँ। वर्तमान में विभागीय कार्य व्यस्तता के कारण उपस्थित नहीं हो सकूँगा। फिर भी मुझे विश्वास है कि इस आयोजन में उपस्थित प्रबुद्धों का मार्ग दर्शन सामान्य मानव को मिलेगा।

आपका

(शिबू सोरेन)

Date 05.12.2004.

اس جلسہ سے بنی نوع انسان کو علماء کی رہنمائی حاصل ہوگی

☆...... مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے "جلسہ پیشوایان مذاہب" کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ جس میں اندرون و بیرون ممالک سے علماء کرام شامل ہوں گے اس طرح کے جلسوں کا انعقاد بنی نوع انسان کی عزت و شرف کے قیام کیلئے موجودہ حالات میں بہت ضروری ہے۔ میری بھی خواہش ہے کہ اس طرح کے پروگراموں میں انسانیت کیلئے اپنی محبت کا اظہار کروں لیکن بعض مصروفیات کی وجہ سے میں اس جلسہ میں سردست حاضر نہیں ہوسکتا پھر بھی مجھے اُمید ہے کہ اس پروگرام میں حاضر علماء کی رہنمائی پوری انسانیت کو ملے گی۔ (شیبو سورین ممبر پارلیمنٹ)